9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 1

THE SAVIOUR OF MANKIND

Paragraph # 1

unparalleled Charm بے مثال دلکشی
beauty خوبصورتی
Trackless بے نشان راستہ گم نام
desert صحرا
dunes ریت کے ٹیلے
dazzling rays آنکھوں کو چندھیا دینے والی کرنے
tropical sun انتہائی تند و تیز سورج
starry تاروں بھرا
has excited ابھارا ہے
imagination خیال, تصور

1. Arabia is the land of unparalleled charm and beauty, with its trackless deserts of sand dunes in the dazzling rays of the tropical sun. Its starry sky has excited the imagination of poets and travellers. It was in this land that the Rasool (ﷺ) was born, in the city of Makkah, which is about fifty miles from the Red Sea.

Where is Makkah situated?

عرب ایک بے مثال دلکشی اور حُسن و جمال کی سرزمین ہے۔ جس میں انتہائی تند و تیز سورج میں آنکھوں کو چندھیا دینے والی کرنوں میں ریت کے ٹیلوں کے گمنام راستوں والے صحرا ہیں۔ اس کے تاروں بھرے آسمان نے شاعروں اور مسافروں کے تصور کو ابھارا ہے۔ اسی سرزمین میں مکہ کے شہر میں رسول ﷺ پیدا ہوئے جو بحیرہ احمر سے تقریباً 50 میل دور ہے۔

Paragraph # 2

Possessed مالک تھے / حاصل تھا
remarkable غیر معمولی
eloquent فصیح و بلیغ
eloquence فصاحت و بلاغت / خوش گفتاری

poetical competition شاعری کا مقابلہ

is narrated بیان کیا جاتا ہے

recite تلاوت کرنا

taking without account شمار کئے بغیر

compose نظم لکھنا/مرتب کرنا

exclusively بلاشرکت غیرے

promulgation نفاذ

wonder معجزہ

dispensation تقدیر الٰہی

preservation حفاظت

2. The Arabs possessed a remarkable memory and were an eloquent people. Their eloquence and memory found expression in their poetry. Every year a fair was held for poetical competitions at Ukaz. It is narrated that Hammad said to Caliph Walid bin Yazid: "I can recite to you, for each letter of the alphabet, one hundred long poems, without taking into account short pieces, and all of that was composed exclusively by poets before the promulgation of Islam." It is no small wonder that Allah Almighty chose the Arabic language for His final dispensation and the preservation of His Word.

What type of competition was held at Ukaz?

عرب غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے اور فصیح و بلیغ لوگ تھے۔اُن کی وضاحت و بلاغت اور یادداشت کا اظہار اُن کی شاعری میں ملتا ہے۔ہر سال عکاظ میں شاعری کے مقابلوں کا میلہ منعقد ہوتا تھا۔بیان کیا جاتا ہے کہ حماد نے خلیفہ ولید بن یزید سے کہا، "میں حروف تہجی کے ہر حرف کی مختصر نظموں کو شمار کئے بغیر ایک سو طویل نظمیں آپ کو پڑھ کر سنا سکتا ہوں اور یہ سب کی سب اسلام کی تبلیغ سے قبل صرف اور صرف عرب شعراء کی لکھی ہوئی ہیں"۔یہ کوئی معمولی معجزہ نہیں کہ اللہ قادر مطلق نے اپنے آخری پیغام کی ترویج و اشاعت اور حفاظت کے لیے عربی زبان کو منتخب کیا۔

Paragraph # 3

mankind نوع انسانی

verge کنارا

chaos انتہائی بد نظمی/تباہی

civilization تہذیب

crumble ٹکڑے ٹکڑے ہونا

raised اٹھایا

humanity انسانیت

faith ایمان

3. In the fifth and sixth centuries, mankind stood on the verge of chaos. It seemed that the civilization which had taken four thousand years to grow had started crumbling. At this point in time, Allah Almighty raised a Rasool among themselves to lift the humanity from ignorance into the light of faith.

پانچویں اور چھٹی صدی میں نوعِ انسانی تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تہذیب و تمدن اس نے پروان چڑھنے میں چار ہزار سال لیے تھے ٹکڑے ٹکڑے ہونا شروع ہوگئی تھی۔ وقت کی اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے اِنہیں میں سے ایک پیغمبر کو پیدا کیا جس نے انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی سے سربلند کرنا تھا۔

Paragraph # 4

solitude تنہائی

retire خلوت گزین ہونا

meditation مراقبہ

remembrance یاد

4. When Hazrat Muhammad (ﷺ) was thirty-eight years of age, he spent most of his time in solitude and meditation. In the cave of Hira, he used to retire with food and water and spend days and weeks in remembrance of Allah Almighty.

جب حضرت محمد ﷺ کی عمر اڑتیس سال کی ہوئی وہ اپنا زیادہ تر وقت تنہائی اور مراقبہ میں گزارتے تھے۔ کوہِ حرا کے غار میں خوراک اور پانی لے کر خلوت گزین ہو جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں دن اور ہفتے گزارا کرتے تھے۔

Paragraph # 5

period مدت/وقت

injustice ناانصافی

come to close ختم ہونا

bestow نوازنا/سرفراز کرنا

Overflow کثرت سے ہونا/بہ جانا

prophet hood نبوت

profound گہرا/کامل

convey پہنچانا

compassion ہمدردی/دردمندی

message پیغام

pressing urge زبردست خواہش

create پیدا کرنا

eradicate قلع قمع کرنا

clot خون کا لوتھڑا

belief عقیدہ

congealed blood منجمد خون

social evil سماجی برائی

bountiful فیاض

cruelty ظلم

5. The period of waiting had come to a close. His heart was overflowing with profound compassion for humanity. He had a pressing urge to eradicate wrong beliefs, social evils, cruelty and injustice. The moment had arrived when he was to be bestowed with Nabuwat. One day, when he was in the cave of Hira, Hazrat Jibril (Gabriel) (عليه السلام) came and conveyed to him the following message of Allah Almighty:

انتظار کا عرصہ ختم ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ کا دل انسانیت کی گہری ہمدردی کے لیے بہت زیادہ چھلک رہا تھا۔ آپ ﷺ کی شدید خواہش تھی کے غلط عقائد، معاشرتی برائیوں، ظلم اور ناانصافی کا قلع قمع کر دوں۔ وہ لمحہ آ چکا تھا جب آپ ﷺ نبوت سے سرفراز ہونے والے تھے۔ ایک دن جب آپ ﷺ غار حرا میں تھے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالی کا درج ذیل پیغام پہنچایا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿٣﴾
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿٥﴾

Read in the name of thy Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and thy Lord is most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not. (Quran, 96:1-5)

پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا، اور انسان کو وہ علم دیا جیسے وہ نہ جانتا تھا۔

Paragraph # 6

divine خدائی/ربانی

continue جاری رکھنا

had arisen اٹھ کھڑے ہوئے تھے

proclaim باضابطہ اعلان کرنا

Oneness وحدانیت

Unity اتحاد

destroy نیست و نابود کرنا/تباہ کرنا

Nexus رشتہ/لگاؤ/بندھن

superstition اوہام پرستی

disbelief بے یقینی

noble عظیم الشان

conception تصور

light of Faith نور ایمانی

divine bliss رضائے الٰہی

6. The revelation of the divine message which continued for the next twenty-three years had begun, and the Rasool (ﷺ) had arisen to proclaim the oneness of Allah (*Tauheed*) and the unity of mankind. His mission was to destroy the nexus of superstition, ignorance, and disbelief, and set up a noble conception of life and lead mankind to the light of faith and divine bliss.

> What was the mission of the Rasool (ﷺ)?

پیغام ربانی کی آمد شروع ہو چکی تھی جو اگلے تیس سال تک جاری رہی اور رسول ﷺ اللہ کی وحدانیت اور نسل انسانی کی وحدت کے باضابطہ اعلان کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کا مشن اوہام پرستی، جہالت اور بے یقینی کے بندھنوں کو نیست ونابود کرنا، زندگی کے اعلی وارفع تصور کو قائم کرنا اور نوع انسانی کو نور ایمانی اور رضائے الہی کے لیے رہنمائی کرنا تھا۔

Paragraph # 7

was threatening دھمکی دے رہا تھا

dominance تسلط/غلبہ

pagan کافر/ملحد

mount بڑھنا/بڑھانا

pressure دباؤ

renounce دستبردار ہونا

cause مقصد/نصب العین

take to اختیار کرنا

Idol worshipping بت پرستی

occassion موقع

delegation وفد

caring خیال رکھنے والا

restrain باز رکھنا

face سامنا کرنا

enmity عداوت/دشمنی

dilemma وسوسہ دوہری مشکل میں

explain وضاحت کرنا

situation صورتحال

memorable یادگار

abandon چھوڑ دینا

perish تباہ ہونا

attempt کوشش

7. Since this belief was threatening their dominance in the society, the pagan Arabs started to mount pressure on the Rasool (ﷺ) and his followers. They wanted them to renounce their cause and take to idol-worshipping. On one occasion, they sent a delegation to the Rasool's (ﷺ) kind and caring uncle, Abu Talib. They told him to restrain the Rasool (ﷺ) from preaching Allah Almighty's message, or face their enmity. Finding himself in a dilemma, he sent for his nephew, and explained to him the situation. The Rasool (ﷺ) responded with these memorable words:

> "My dear uncle, if they put the sun in my right hand and the moon in my left, even then I shall not abandon the proclamation of the Oneness of Allah (*Tauheed*). I shall set up the true faith upon the earth or perish in the attempt."

Why did the pagan Arabs send a delegation to the Rasool's (ﷺ) uncle?

چونکہ یہ عقیدہ معاشرے میں ان کے تسلط کے لئے خطرہ پیدا کر رہا تھا۔ کفار عرب نے رسول ﷺ پر اور آپ ﷺ کے پیرو کاروں پر دباؤ بڑھانا شروع کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ اپنے نصب العین سے دستبردار ہو جائیں اور بت پرستی اختیار کر لیں۔ ایک موقع پر انہوں نے رسول ﷺ کے مہربان اور خیال رکھنے والے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ کے پاس ایک وفد بھیجا, انہوں نے آپ سے کہا حضور ﷺ کو اللہ تعالی کے پیغام کی تبلیغ سے باز رکھیں یا (ہماری) عداوت کا سامنا کریں خود کو ایک پیچیدہ صورتحال کی حالت میں پاتے ہوئے انہوں نے اپنے بھتیجے کو بلاوا بھیجا اور آپ ﷺ پر صورت حال کی وضاحت کی۔ رسول ﷺ نے اِن یادگار الفاظ میں جواب دیا۔

"میرے پیارے چچا جان, اگر وہ سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں اور چاند کو بائیں ہاتھ میں پھر بھی میں خدا کی وحدانیت (توحید) کے باضابطہ اعلان کو ترک نہیں کروں گا میں زمین پر عقیدہ برحق کو قائم کروں گا یا اس کوشش میں تباہ ہو جاؤں گا"

Paragraph # 8

impressed متاثر ہونا	go the way اپنے راستے پر چلتے جاؤ
firm مضبوط	touch چھونا
determination عزم	forsake فراموش کرنا

8. The Rasool's (ﷺ) uncle was so impressed with his nephew's firm determination that he replied:

> "Son of my brother, go thy way; none will dare touch thee. I shall never forsake thee."

رسول ﷺ کے چچا جان اپنے بھتیجے کے عزم صمیم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے جواب دیا۔ "میرے بھائی کے بیٹے اپنے راستے پر گامزن رہو، آپ ﷺ کو کوئی ہاتھ لگانے کی جرات نہیں کر سکتا۔ میں آپ ﷺ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا۔

Paragraph # 9

had chosen انتخاب کیا تھا
imbue سرشار/دل میں ڈالنا
resolve عزم/ارادہ
encountered مقابلہ کیا
grace خوش اسلوبی/مہربانی
dignity باوقار طرز عمل
in no time تھوڑے ہی عرصہ میں
elevated مرتبہ بڑھادیا
spiritual روحانی
domain میدان عمل
driving force ہمت بڑھانے والی قوت
conquests فتوحات
have created وجود میں لائی ہیں
everlasting impression ہمیشہ رہنے والا تاثر
no wonder حیرت کی بات نہیں ہے
universally acknowledged ہر جگہ تسلیم کیے جاتے ہیں
influential figure باأثر شخصیت
responsible جوابدہ/ذمہ دار ہونا
theology مذہبی عقائد
ethical اخلاقی
moral اخلاقی
principles اصول
in addition مزید برآں
key role کلیدی کردار
in proselytizing تبلیغ کرنے میں
in establishing قائم کرنے میں
religious مذہبی
practice عمل
in fact حقیقت میں
rank درجہ/صف میں کھڑا کرنا
political سیاسی

9. And the Rasool (ﷺ) did go the way Allah Almighty had chosen for him. Imbued with divine guidance and firm resolve, the Rasool (ﷺ) encountered all the challenges with grace and dignity. In no time he elevated man to the highest possible level in both spiritual and worldly domains. He was also a driving force behind the Arab conquests, which have created an everlasting

impression on human history. No wonder, he is universally acknowledged as the most influential figure in history. In the words of Michael Hart, a great historian:

> "Muhammad (ﷺ), however, was responsible for both the theology of Islam and its main ethical and moral principles. In addition he played a key role in proselytizing the new faith, and in establishing the religious practices .... In fact as the driving force behind the Arab conquests, he may well rank as the most influential political leader of all time .... The Arab conquests of the seventh century have continued to play an important role in the human history, down to the present day."

اور رسول ﷺ اس راستے پر جس کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کے لیے کیا تھا چلتے گئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور عزمِ صمیم سے سرشار آپ ﷺ نے تمام چیلنجوں کا مقابلہ خوش اسلوبی اور باوقار طرزِ عمل سے کیا اور کچھ ہی عرصے میں روحانی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں انسان کو بلند ترین ممکنہ سطح پر سرفراز کر دیا۔ آپ ﷺ عربوں کی فتوحات کی پشت پر ایک محرک قوت تھے جو انسانی معاشرے پر کبھی نہ ختم ہونے والے تاثر کو وجود میں لائے ہیں۔ اس پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں، آپ ﷺ تاریخ میں ہر جگہ سب سے زیادہ بااثر شخصیت مانے جاتے ہیں۔ عظیم تاریخ دان مائیکل ہارٹ کے الفاظ میں "تاہم حضرت محمد ﷺ اسلام کے مذہبی عقائد اور مرکزی اخلاقیات اور اخلاقی اصولوں دونوں پر عمل درآمد کروانے کے ذمہ دار تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ نے دین کی تبلیغ اور مذہبی اعمال کو قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔
در حقیقت عربوں کی فتوحات کی پشت پر محرک قوت ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ کو ہر زمانے کے بااثر سیاسی رہنماؤں کی صف میں عظیم الشان رتبہ دیا جاسکتا ہے۔ عربوں کی ساتویں صدی کی فتوحات آج تک انسانی تاریخ میں اپنا ایک اہم کردار جاری رکھے ہوئے ہیں"۔

Paragraph # 10

thorough پوری طرح	morals اخلاقیات
transformation تبدیلی	embodiment نمونہ
owes to مرہونِ منت ہے	surely یقیناً
deep faith پختہ ایمان	witness گواہ
nobility شرافت	bearer of good news خوشخبری کا پیغام دینے والا
character سیرت/کردار	Warner ڈرانے والا
perfect کامل	permission اجازت
indeed بلاشبہ	light giving torch روشنی دینے والا چراغ

10. Such a thorough transformation of man and society owes to the Rasool's (ﷺ) deep faith in Allah Almighty, to his love for humanity, and to the nobility of his character. Indeed, his life is a perfect model to follow. In reply to a question about the life of the Rasool (ﷺ), Hazrat Ayesha (رضی اللہ عنہا) said:

"His morals and character are an embodiment of the Holy Quran."

The final word about the saviour of mankind in the Holy Quran is:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

O Nabi! Surely, We have sent you as a witness, and as a bearer of good news and as a warner. And as the one inviting to Allah by His permission, and as a light-giving torch. (Quran, 33:45-46)

انسان اور معاشرے کی ایسی مکمل تبدیلی رسول ﷺ کے اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان، انسانیت کے لیے محبت اور آپ ﷺ کی عظیم الشان سیرت کی مرہون منت ہے۔ بلاشبہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ تقلید کے لیے مکمل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ اور سیرت قرآن پاک کی زندہ مثال ہیں۔ نوعِ انسانی کے نجات دہندہ کے بارے میں آخری الفاظ قرآن پاک میں یہ ہیں۔

"اے نبی ﷺ، یقیناً ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر"۔

9th Class English Notes

Questions / Answers

Lesson No: 1

THE SAVIOUR OF MANKIND

Q: What type of land Arabia is?

A: Arabia is a land of unparalleled charm and beauty, with its trackless deserts of sand dunes in the dazzling rays of very hot sun.

Q: Why was the Holy Quran sent in Arabic?

A: Since it is a language of eloquence, Allah Almighty sent it in Arabic.

Q: For which ability were the Arabs famous?

A: The Arabs were famous for their remarkable memory and ability of eloquence.

Q: What was the condition of mankind before the Rasool (SAW)?

A: Mankind stood on the verge of chaos. The civilization had started crumbling. It had fallen victim to wrong beliefs, social evils, cruelty and injustice.

Q: Why did the Rasool (SAW) stay in the cave of Hira?

A: The Rasool (SAW) stayed in the cave of the mount Hira for meditation and spent days and weeks in remembrance of Allah Almighty.

Q: What was the first revelation?

A: Read in the name of Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and the Lord is most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not. (Quran, 96: 1-5)

Q: Why did the pagan Arabs threaten the Rasool's uncle?

A: Since the belief of Oneness of God (Tauheed) was threatening the dominance of the Pagan Arabs in the society, they threatened the Rasool's (SAW) uncle.

Q: What did Hazrat Ayesha (RA) say about the life of the Rasool (SAW)?

A: She said, "His morals and characters are the embodiment of the Holy Quran."

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 2

PATRIOTISM

Paragraph # 1

patriotism حب الوطنی	sacrifice قربانی کرنا
mean کا مطلب ہونا	need ضرورت
motherland مادر وطن	arise پیدا ہونا/ سامنے آنا
devotion وفاداری	Latin لاطینی زبان
one کوئی شخص/ایک	country man ہم وطن
patriot محب وطن	is considered سمجھی جاتی ہے
willing رضا مند	commendable قابل تعریف

1. Patriotism means love for the motherland or devotion to one's country. A patriot loves his country and is willing to sacrifice when the need arises. The word patriot comes from the Latin word 'patriota' which means countryman. It is considered a commendable quality.

Who offers sacrifice for the country?

حب وطنی کے معنی مادرِ وطن سے محبت یا کسی شخص کے اپنے ملک سے وفاداری کے ہیں۔ محبِ وطن اپنے ملک سے محبت کرتا ہے۔ جب (ملک کو) کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو قربانی دینے کے لیے آمادہ ہوتا ہے '۔پے ٹری اوٹ' کا لفظ 'پی ٹریاوٹا' کے لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہم وطن کے ہیں۔ یہ ایک قابل تعریف خوبی سمجھی جاتی ہے۔

Paragraph # 2

strength طاقت	courage حوصلہ/جرات

safeguard حفاظت کرنا
interest مفاد
Sovereignty اقتدار اعلیٰ
integrity وحدت
honour عزت واحترام
supreme اعلیٰ/برتر
values اقدار
compromise سمجھوتا
render پیش کرنا
preservation حفاظت
protection حفاظت

2. Patriotism gives people the strength and courage to safeguard the interest of the country and nation. For a patriot the sovereignty, integrity and honour of the country are of supreme values on which no compromise can be made. Patriots render sacrifice for the preservation and protection of these values.

حب الوطنی لوگوں کو اپنے ملک اور قوم کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے طاقت اور جرات عطا کرتی ہے۔ایک محب وطن کے لیے ملک کے اقتدار اعلیٰ، وحدت اور وقار برتر اقدار ہیں جن پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ محبان وطن ان اقدار کو قائم رکھنے اور ان کی حفاظت کے لیے قربانی دیتے ہیں۔

Paragraph # 3

Nation builder معمار قوم
protect حفاظت کرنا
culture تہذیب
traditions روایات
sense احساس/سوجھ بوجھ
identity شناخت
by securing حاصل کر کے
separate علیحدہ
Homeland وطن
develop بڑھنا/ ترقی دینا
galvanize ابھارنا
United متحد

3. Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah was a nation builder and a great patriot. He wanted to protect the values, culture, and traditions of the Muslims of the subcontinent. He gave the Muslims a sense of identity by securing a separate homeland for them. He said:

Who led the Muslims of the subcontinent in their struggle for a separate homeland?

"We must develop a sense of patriotism which galvanizes us all into one united and strong nation."

قائدِ اعظم محمد علی جناح ایک معمار قوم اور ایک عظیم محبِ وطن تھے۔ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی اقدار، ثقافت اور روایات کی حفاظت کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کر کے انہیں شناخت کا احساس عطا کیا۔ آپ نے فرمایا: ہمیں حُب الوطنی کی سوجھ بوجھ کو بڑھانا چاہیے جو ہم سب کو ایک متحدہ اور طاقت ور قوم بنانے کے لیے ابھارتی ہے"۔

Paragraph # 4

spirit جذبہ/روح
alert چوکنا
in the wake of نتیجے کے طور پر
foreign غیر ملکی
invasion یلغار/حملہ
instance مثال/واقعہ
to lay one's life اپنی زندگی قربان کرنا
defense دفاع
attempt کوشش
embrace گلے لگانا
martyrdom شہادت
award نوازنہ

4. The spirit of patriotism makes us stay alert in the wake of foreign invasion. In the history of Pakistan there are many instances when people laid their lives for the defence of the country. In the wars of 1965, 1971 and the Kargil War, many brave soldiers gave their lives in an attempt to protect the homeland. Captain Muhammad Sarwar, Major Tufail Muhammad, Major Aziz Bhatti, Pilot Officer Rashid Minhas, Major Muhammad Akram, Major Shabbir Shareef, Sowar Muhammad Hussain, Lance Naik Muhammad Mehfooz, Captain Karnal Sher Khan and Havildar Lalak Jan – all embraced martyrdom while fighting bravely for their motherland. All of them were awarded Nishan-e-Haider, the highest military award given to great patriots who lay down their lives for the country.

What is the highest military award of Pakistan?

غیر ملکی حملہ کے نتیجے میں جذبہ حُب الوطنی ہمیں چوکنا رکھتی ہے۔ تاریخ پاکستان میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں جب لوگوں نے دفاع وطن کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ 1965ء، 1971ء اور کارگل کی جنگ میں بہت سے بہادر سپاہیوں نے اپنے مادرِ وطن کی حفاظت کی کوشش میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ کیپٹن محمد سرور، میجر طفیل محمد، میجر عزیز بھٹی، پائلٹ افسر راشد منہاس، میجر محمد اکرم، میجر شبیر شہید، کیپٹن کرنل شیر خان اور حوالدار لالک جان۔ سب نے اپنے مادرِ وطن کی خاطر بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت کو گلے لگایا، (جام شہادت نوش فرمایا) ان سب کو نشان حیدر سے نوازا گیا جو اعلیٰ ترین فوجی اعزاز ہے جو ان محبانِ وطن کو دیا جاتا ہے جو ملک کے لیے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔

Paragraph # 5

feeling احساس

live sprit زندہ/ جوش ولولہ

continuously لگاتار

inspire جوش پیدا کرنا

guide رہنمائی کرنا

devoid of خالی

breath سانس لینا

native land ارض وطن

5. Patriotism, therefore, is not just a feeling, it is a live spirit that continuously inspires and guides a nation. In the words of S.W. Scott, a man devoid of patriotic spirit, is like the one who:

   "Breathes there the man with soul so dead
   Who never to himself hath said,
   This is my own, my native land."

اس لیے حُب الوطنی محض ایک احساس ہی نہیں، یہ ایک زندہ جوش ولولہ ہے جو ایک قوم میں مسلسل جوش پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ایس ڈبلیو سکاٹ کے الفاظ میں، ایک آدمی جو جذبہ حُب الوطنی سے محروم ہے اس آدمی کی طرح ہے جو سانس تو لیتا ہے لیکن اس کی روح اس قدر مردہ ہو چکی ہے کہ اس نے خود سے کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ یہ میرا اپنا وطن ہے یہ میری اپنی ارض سرزمین ہے۔

Lesson No: 2

PATRIOSTISM

Q: How will you define patriotism?

A: Patriotism is defined as thus: Means love for the motherland or devotion of the one's country.

Q: What are the qualities of a patriot?

A: A patriot loves his country and is always willing to sacrifice for it when the need arises.

Q: As a citizen of Pakistan what are your duties towards your country?

A: As a citizen of Pakistan my first and foremost duty to my country is loyalty to it. I should always be willing to sacrifice my life for the freedom and honor of my country. I should work hard for the progress and prosperity of my country.

Q: What makes us stay alert in the wake of foreign invasion?

A: It is the spirit of Patriotism that makes us stay alert in the wake of foreign invasion.

Q: How will you elaborate Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah's quote? "We must develop a sense of patriotism galvanize us all into one united and strong nation?

A: If we develop a sense of patriotism we shall not fall prey to disunity, disharmony, provincialism and disintegration. The spirit of patriotism will keep us united and strong.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 3

MEDIA AND ITS IMPACT

Paragraph # 1

eagerly شوق سے
usual حسب معمول
nod ہاں میں سر ہلانا
greet خوش آمدید کہنا

Miss Ayesha is the favourite teacher of class IX.The students eagerly attend her class.

Miss Ayesha enters the classroom with her usual smile, greets the students and takes the roll-call.

It is their tutorial day. The students are all geared up. They know what is about to come and they are prepared for it.

Guess the meaning of tutorial.

"Shall we start?", she asks politely.

"Yes", the students nod.

مس عائشہ جماعت نہم کی پسندیدہ ٹیچر ہیں۔ طالبات ان کی جماعت بڑی بے تابی سے بڑھتی ہیں۔

مس عائشہ حسبِ معمول اپنی مسکراہٹ لئے جماعت میں داخل ہوتی ہے، طالبات کو سلام کرتی ہے اور حاضری لیتی ہے۔

یہ اُن کا ٹیوٹوریل کا دن ہے۔ تمام طالبات تیار رہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اور وہ اس کے لئے تیار ہیں۔

وہ شائستگی سے پوچھتی ہیں "کیا ہم شروع کریں؟" "ہاں" طالبات نے اثبات میں سر ہلایا۔

Paragraph # 2

discussion بحث مباحثہ
mode طریقہ / انداز

share شریک ہونا

audience ناظرین اور سامعین

false جھوٹی

reality حقیقت

impact تاثر

communication ابلاغ

accuse of الزام ٹھہرانا

spread پھیلانا

Teacher: "OK, as we have decided earlier, the topic for today's discussion is "The Role of Media and Its Impact".

To start with, let me state clearly that media is the most powerful mode of communication. It shares news and information with the people. Sometimes media spreads false news but generally it informs us about the facts around us.

Do you agree?

Students: Yes, we do.

What type of information does media provide?

معلّمہ: معلّمہ کہتی ہے۔ "ٹھیک ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں، آج کے مباحثہ کا عنوان ہیں "میڈیا کا کردار اور اس کا اثر"۔

شروع کرنے سے پہلے، مجھے یہ صاف صاف بیان کرنے دو کہ میڈیا ابلاغ کا سب سے زیادہ طاقتور ذریعہ ہے یہ لوگوں سے خبریں اور معلومات شئیر کرتا ہے۔ بعض اوقات میڈیا جھوٹی خبریں پھیلاتا ہے لیکن عام طور پر یہ ہمیں ہمارے ارد گرد کے حقائق سے آگاہ کرتا ہے۔

کیا تم اتفاق کرتی ہو؟

طالبات: ہاں، ہم اتفاق کرتی ہیں۔

Paragraph # 3

add اضافہ کرنا

attract توجہ مبذول کرانا

entertain دل بہلانا

electronic media برقی میڈیا

include شامل کرنا

entertainment تفریح

events واقعات

opinion رائے

role کردار

issues مسائل

terrorism دہشت گردی

violation خلاف ورزی

inhabit بودوباش رکھنا

doubt شک

absolutely بالکل

print چھاپنا

provide مہیا کرنا
coverage میڈیا کی رپورٹنگ کرنا
access رسائی
constructive تعمیری

raise awareness آگاہی پیدا کرنا
corruption بدعنوانی/رشوت ستانی
drug addiction نشے کی لت

Student 1: I would like to add a bit more to it.

Teacher: Yes, sure!

Student 1: Media helps people to share knowledge of the world. Their feelings and opinions are expressed through it. Media attracts the attention of a very large audience. Have you noticed that the first thing we do soon after entering the house is to switch on the television?

Teacher: There is no doubt about it.

طالبہ علم نمبر 1: میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا پسند کروں گی۔
معلّمہ: ہاں، یقیناً!
طالبہ علم 1: میڈیا دنیا کے لوگوں کو جس میں وہ بُود و باش رکھتے ہیں جانکاری شیئر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اُن کے احساسات اور آراء کا میڈیا کے ذریعے اظہار کیا جاتا ہے۔ میڈیا کثیر ناظرین اور سامعین کی توجہ مبذول کرواتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہے کہ پہلا کام جو نہی ہم گھر میں داخل ہونے کے بعد کرتے ہیں وہ ٹیلی ویژن لگانا ہے۔
معلّمہ: اس میں کوئی شک نہیں۔

Student 2: Let me say that media has become a part of our life. It not only informs us but also entertains us.

Teacher: Absolutely right. Well, do you have any idea about the two major means of communication?

Student 3: There are two means of communication, electronic media and print media. The media includes film, radio, television, internet, books, magazines and newspapers. It provides us information as well as entertainment.

Teacher: Good! It's through media that the world has become a global village. There is coverage of all the important events of the world on television. We can have an easy access to all kinds of information through media.

طالبہ علم 2: مجھے کہنے دو کہ میڈیا ہماری زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ نہ صرف ہمیں خبریں دیتا ہے بلکہ تفریح بھی مہیا کرتا ہے۔

معلّمہ: بالکل درست۔ اچھا، کیا تمہیں دو بڑے ذرائع ابلاغ کے بارے میں کوئی علم ہے؟

طالبہ علم 3: میڈیا کے دو ذرائع ہیں، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا۔ میڈیا میں فلم، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، کتابیں، میگزین اور اخبارات شامل ہیں اور ہمیں خبریں اور تفریح مہیا کرتا ہے۔

معلّمہ: خوب! میڈیا ہی کے ذریعے دنیا گلوبل ویلیج بن گئی ہے۔ ٹیلی ویژن پر دنیا کے اہم واقعات کی کوریج ہوتی ہے۔ ہم میڈیا کے ذریعے ہر قسم کی معلومات تک آسان رسائی رکھ سکتے ہیں۔

Student 4:	Can we say that the world is just a click away?
Teacher:	May be, well, would any other student like to say something on it?
	(Miss Ayesha points to the student sitting at the end.)
Student 5:	Madam, in my opinion, media plays a very constructive role for the society. It raises awareness about many social issues like corruption, terrorism, drug addiction, and violation of human rights.
Teacher:	Yes, you are right.

طالب علم 4: کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا ایک کلِک کے فاصلے پر ہے؟

معلّمہ: ہو سکتا ہے۔ بہت خوب، کیا کوئی دوسرا طالب علم اس پر کچھ کہنا پسند کرے گا؟

(مس عائشہ آخر میں بیٹھے ہوئے طالب علم کی طرف اشارہ کرتی ہے)

طالبہ علم 5: مس، میری رائے میں میڈیا معاشرے کے لئے ایک بہت ہی تعمیری کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بہت سے معاشرتی مسائل جیسا کہ بدعنوانی، دہشت گردی، نشے کی لت اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے متعلق آگاہی پیدا کرتا ہے۔

معلّمہ: ہاں! تم درست کہتے ہو۔

Paragraph # 4

mouth-piece کسی کی طرف سے بولنے والا	participate حصہ لینا
vigilant چوکنا	downtrodden ستم رسیدہ
debate مباحثہ	segment حصہ
integral part جزو لازم	answerable جوابدہ
conclude نتیجہ نکالنا	sum up سمیٹنا

corrective اصلاح کن

Student 6: Media has also become a mouth piece of the downtrodden.

> Which is your fovourite TV programme? Why?

Teacher: Yes, well said. It would not be wrong to say that media is the most vigilant institution that keeps an eye on every segment of the society. Through debates, reports and talk shows it makes everyone answerable and accountable. That is why media has become an integral part of our lives. Now, I would invite one of you to sum up the discussion.

طالبہ علم 6: میڈیا ستم رسیدہ لوگوں کی طرف سے بولنے والا بھی بن چکا ہے۔

معلّمہ: ہاں! خوب کہا، یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ میڈیا بہت ہی چوکنا ادارہ ہے جو معاشرے کے ہر حصے پر نظر رکھتا ہے۔ مباحثوں، رپورٹس، ٹاک شوز کے ذریعے ہر شخص کو جوابدہ اور ذمہ دار بنایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میڈیا ہماری زندگیوں کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔

معلّمہ: اب میں تم سے کسی ایک کو بحث سمیٹنے کا کہوں گی۔

Student 1: I would conclude the discussion by saying that media can play a positive role and has a corrective impact if it works honestly.

Teacher: Good conclusion. I am happy that all of you have participated in this discussion and have expressed yourselves very well.

(The bell rings, Miss Ayesha says goodbye to the class and leaves.)

طالبہ علم 1: میں بحث کا خاتمہ یہ کہتے ہوئے کرونگی کہ میڈیا ہماری زندگیوں میں ایک مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ ایمان داری سے کام کرے تو یہ اصلاح کن اثر رکھتا ہے۔

معلّمہ: خوب، بہت اچھا نتیجہ نکالا۔ میں خوش ہوں کہ تم میں سے ہر ایک نے اس بحث میں حصہ لیا ہے اور خود کا بہت اچھی طرح اظہار کیا ہے۔

گھنٹی بجتی ہے۔ مس عائشہ کلاس کو خدا حافظ اور کمرہ چھوڑ دیتی ہے۔

Lesson No: 3

<u>MEDIA AND ITS IMPACT</u>

Q: What is the most important function that media performs?

A: It raises awareness about many social issues like corruption, terrorism, drug addiction and violation of human rights. It has also become the mouthpiece of the downtrodden.

Q: What are the two major means of the communication?

A: Electronic media and print media are the two major means of communication. It includes films, radio, television, internet, newspapers and magazines.

Q: How does media provide entertainment?

A: Electronic media includes film, radio, television and internet. TV is a very fine medium of entertainment. We enjoy different kinds of programs on it such as music, sports, dramas, jazz, matches and movies. On the radio, we hear all kinds of music from different radio stations. We listen to dramas in different languages. In newspapers, we read humorous essays, stories and sports news.

Q: What happens when media is allowed to play its role unchecked?

A: If media is allowed to play its role unchecked, it may spread false news against the government, which is very harmful for a stable government. It may speak in favour of opposition unnecessarily for its self-interests and can excite people against the government. It may overthrow a government through its false propaganda. A dishonest media is dangerous for a peaceful society.

Q: Give three reasons in support of your favourite T.V. programme.

A: The National Geographic is a well-known documentry programme on wildlife and nature. I like this programme very much because it focuses mainly on the ever changing world, on wild life and on nature and people that colour it with. It is a window to the world. By watching it, I can travel, explore and discover the four corners of the world. It has expanded my knowledge about nature and wildlife. I get a chance to enjoy beautiful sights of the world. I never feel restless or bored while watching this programme.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 4

HAZRAT ASMA (رضي الله عنها)

Paragraph # 1

companion صحابی
chiefs سردار
emigration ہجرت
determined تہیہ کرلیا
rewards انعامات
capture گرفتاری
migrate ہجرت کرنا
various مختلف
Furious آگ بگولہ
huge بھاری
bounty سخاوت
preparation تیاری

1. The Rasool (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) and his close companion, Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), migrated from Makkah to Madinah in the year 622 A.D. When the chiefs of various tribes of Makkah came to know about the migration of the Rasool (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) and his close companion, Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), they got furious. The chiefs were determined more than ever to find them out. They offered huge rewards and bounties for their capture, dead or alive.

Who were emigrants and where did they migrate to?

رسول ﷺ اور اُن کے قریبی رفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے 622ء میں مکّہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ جب مکّہ معظّمہ کے مختلف قبائل کے سرداروں کو رسول ﷺ اور ان کے قریبی رفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی ہجرت کا پتہ چلا تو وہ آگ بگولہ ہوگئے۔ سرداروں نے پہلے سے بھی کہیں زیادہ آپ ﷺ کو تلاش کرنے کا تہیہ کر لیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) مردہ یا زندہ پکڑنے پر بھاری انعام اور کثیر دولت کی پیش کش کی۔

Paragraph # 2

rendered انجام دیں

arrangements انتظامات

regard سلسلہ

belt کمر بند

2. The preparation for this journey was made at the house of Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) . Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) rendered useful services in this regard. She prepared food for this journey. She tied the food on the camel back with her own belt as nothing else could be found. For this service she was given the title of *Zaat-un-Nataqin* by the Rasool (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) .

اس سفر کی تیاری حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر میں کی گئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سلسلے میں کار آمد خدمات سرانجام دیں۔آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سفر کے لیے کھانا تیار کیا جب، کھانا باندھنے کیلیئے، کچھ اور ہاتھ نہ لگا تو آپ نے اسے اپنے کمر بند (چادر) کے ساتھ اونٹ کی پشت پر باندھ دیا۔اس خدمت پر رسول ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ذاتُ النِّطاقین (چادر کے دو پلڑوں والی) کا لقب عطا فرمایا۔

Paragraph # 3

perilous پر خطر

situation صورتحال

endanger خطرے میں ڈالنا

venture جان خطرے میں ڈال کر جانا

minute details چھوٹی سے چھوٹی

courageous باہمت

constant لگاتار

delicate نازک

irresponsibility غیر ذمہ داری

undertake ذمہ لینا

Rugged ناہموار/کھردرا

care احتیاط

traverse میں سے گزر کر جانا

in accomplishing سرانجام دینا

3. During the perilous journey, it was very difficult for anyone to supply food to Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم). The situation was so delicate that the slightest mistake could have endangered the life of the Rasool (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم). This grand task was nicely undertaken by Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا), the daughter of Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). Every night, with the pack of food, she would quietly venture towards the rugged mountains in which lay the cave of Thawr. She took care of the minute details in accomplishing the task. How difficult it must have been for her to traverse the rocky path at night, with the constant fear of being detected!

اِس پُر خطر سفر کے دوران کسی شخص کے لئے بھی رسول ﷺ تک خوراک پہنچانا بہت ہی دشوار تھا۔ یہ اتنی زیادہ نازک صورتِ حال تھی جس میں معمولی سی غلطی نبی ﷺ کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتی تھی۔ اس عظیم کام کا بیڑا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہ نے اٹھایا۔ ہر رات آپ رضی اللہ تعالی عنہ خاموشی سے خوراک کی گٹھری لے کر ناہموار پہاڑوں کی طرف جاتیں جن میں غارِ ثور واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے کام سرانجام دینے میں ہر چھوٹی سے چھوٹی جزئیات (پیش آنے والے واقعات) اور احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھا۔ مسلسل پکڑے جانے کے خوف سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے رات کو پتھریلے راستے پر گزر کر جانا کس قدر دشوار رہا ہو گا۔

Paragraph # 4

migration ہجرت	disbeliever کافر
fit of fury طیش کا دورہ	violently غصے سے
response جواب	clue سراغ
posed سوال کرنا	infuriate بھڑکانا
slapped تھپڑ مارا	steadfast ثابت قدم
secret راز	revealed ظاہر کیا

4. On the night of the migration, a tribal chief of the disbelievers, Abu Jehl, in a fit of fury headed towards Hazrat Abu Bakr Siddique's (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) home. He began to knock

What do you understand by the phrase "in a fit of fury"?

at the door violently. Addressing Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا), he demanded, "Where is your father?" She politely replied, "How would I know?" This response shows the wisdom and courage of Hazrat Asma(رضی اللہ تعالیٰ عنہا). She didn't make a statement that would give him a clue. She simply posed a counter question that infuriated Abu Jehl. He slapped Hazrat Asma's (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) face so hard that her ear-ring fell off but she remained steadfast and did not reveal the secret.

Why was Abu Jehl furious?

ہجرت کی رات کو کافروں کا ایک قبائلی سردار ابو جہل دورہ طیش میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کی طرف گیا۔ وہ دروازے کو غُصے سے کھٹکھٹانے لگا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے اُس نے مطالبہ کیا، تمہارا باپ کہاں ہے؟ آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے نرمی سے جواب دیا" مجھے کیسے علم ہو گا؟" یہ جواب حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہ کی دانشمندی اور دلیری کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جو اُس کو کوئی سراغ دیتی۔ لیکن آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے محض جواباً سوال کے جواب میں سوال کر دیا جس نے ابو جہل کو بھڑکا دیا اور اُس نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کے چہرے پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ اُن کے کان کی بالی دور جا گری مگر آپ رضی اللہ تعالی عنھا ثابت قدم رہیں اور راز فاش نہیں کیا۔

Paragraph # 5

instantly فوری	pebbles سنگریزے
concern اضطراب	alleviate شدت میں کمی آنہ

5. Her grandfather, Hazrat Abu Quhafaa was a disbeliever at that time. He was very old and had become blind. He said to her, "Asma, I think Abu Bakr has taken all the wealth, leaving you and children empty-handed and helpless." At this, she instantly ran to a corner of the home. She gathered some pebbles and put them at the place where her father used to keep his money and jewels. She covered it with a piece of cloth. "Come grandfather, look! he has left all this for us." He touched the cloth and thought it was full of gold and jewels. His concern was alleviated and he felt relieved to know that Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) had left all his wealth at home.

اُس زمانے میں اُن کے دادا ابو قحافہ رضی اللہ تعالی عنہ صاحب ایمان نہیں تھے۔ وہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا، " اسماء میرا خیال ہے کہ ابو بکر تمہیں اور بچوں کو تہی دست اور بے یار و مدد گار چھوڑ کر ساری دولت لے گیا ہے"۔ اس وقت آپ

فوراً دوڑ کر گھر کے ایک کونے میں گی آپ رضی اللہ عنہا نے کچھ سنگریزے جمع کیے اور اُن کو اُس جگہ پر رکھ دیا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد اپنی دولت اور جواہرات رکھا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو کپڑے کے ٹکڑے میں ڈھانپ دیا۔" دادا جان آئیں اور دیکھیں! وہ سب کچھ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں۔ اُنہوں نے کپڑے کو چھوا اور سوچا کہ سونے اور جواہرات سے بھرا ہوا ہے۔ اُن کے اضطراب کی شدت میں کمی آگئی اور اُنہوں نے یہ جان کر سکھ کا سانس لیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تمام دولت گھر چھوڑ گئے ہیں۔

Paragraph # 6

step سوتیلی

generous فیاض

ripe old age پختہ عمر

inherit ورثے میں ملنا

6. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) was amongst the early few who accepted Islam. She was the daughter of Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) and the stepsister of Hazrat Ayesha Siddiqua (رضی اللہ تعالیٰ عنہا). She was the wife of Hazrat Zubair bin al-Awwam (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) and the mother of Hazrat Abdullah bin Zubair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). She died at the ripe old age of about a hundred years. Hazrat Abdullah bin Zubair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) used to say that he had not seen anybody more generous and open hearted than his aunt Hazrat Ayesha (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) and his mother. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) was so generous that she sold her inherited garden and gave away all the money to the poor and the needy. Nobody ever returned empty-handed from her doorstep.

> What are the other words you can use for "accepted"?

> Note the sequence of events in the text. Classify and organize the main traits of Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا).

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن چند اوّلین میں سے تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوتیلی بہن تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت زبیر بن العوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی زوجہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی والدہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً ایک سو سال کی پختہ عمر میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہا کرتے تھے کہ اُنہوں نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اپنی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کسی کو فیاض اور کشادہ دل نہیں دیکھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس قدر فیاض تھیں کہ جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اپنی بہن حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی وفات کے بعد ایک باغ ورثے میں ملا، آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسے فروخت کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام پیسہ غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ ڈالا۔ کبھی کوئی شخص اُن کے در سے خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔

Paragraph # 7

remembered یادر کھا	suffering اذیت
generosity سخاوت/فیاضی	resolute پختہ
courage جرات	Beacon of light مشعل راہ

7. Hazrat Asma(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) will always be remembered for her courage, generosity and wisdom. She had resolute faith in Allah Almighty. Her life would always be a beacon of light for all of us .

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی جرات، فیاضی اور عقل مندی کی وجہ سے ہمیشہ یادر کھا جائے گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ قادرِ مطلق پر پختہ یقین رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات ہم سب کے لیے ہمیشہ روشنی کا مینار رہے گی۔

Lesson No: 4

HAZRAT ASMA (RA)

Q: What happened when Abu Jehl asked about Hazrat Abu Bakr (RA)?

A: When Abu Jehl asked Hazrat Asma (RA) about her father's whereabouts, she counter questioned him, "How would I know?" This infuriated Abu Jehl. He slapped Hazrat Asma's (RA) face so hard that her ear-ring fell off. She faced him bravely and did not reveal the secret.

Q: Why was Hazrat Abu Quhafaa (RA) worried?

A: Hazrat Abu Quhafaa (RA) was worried that Hazrat Abu Bakr (RA) had taken all the wealth with him leaving him and children empty handed and helpless.

Q: How did Hazrat Asma (RA) console her grandfather?

A: She immediately gathered some pabbles and put them at the place where her father used to keep his money and jewels and covered them with a piece of cloth. She called her grandfather and told him that her father had left all that for us. He touched the cloth and his concern was alleviated. In this way, Hazrat Asma (RA) consoled her grandfather.

Q: Who was Hazrat Abdullah Bin Zubair (RA)?

A: Hazrat Abdullah Bin Zubair (RA) was son of Hazrat Asma (RA).

Q: Which incident in the story showed Hazrat Asma's (RA) love and respect for the Rasool (SAW)?

A: The role of Hazrat Asma (RA) played at the time of the migration of the Rasool (SAW) showed her love and respect for the Rasool (SAW). Disbelievers of Makkah were bent upon taking the life of the Rasool (SAW) and were looking for him. She risked her life and supplied food to Rasool (SAW) and his father, Abu Bakr (RA) in the cave of Thaur courageously.

Q: Which incident in the story tells about the generosity of Hazrat Asma (RA)?

A: When Hazrat Asma (RA) inherited a garden after the death of her sister Hazrat Ayesha (RA) she sold it and gave away all the money among the poor and the needy. She felt pleasure in doing so.

Q: What message do you get from the life of Hazrat Asma (RA)?

A: The message we get from the life of Hazrat Asma (RA) is that one should live a life of bravery, truthfulness, piety, generosity and patience.

Q: "Her life would always be a beacon of light for all of us" How?

A: Hazrat Asma (RA) was an embodiment of bravery generosity and patience. She had resolute faith in Allah Almighty and always showed patience in suffering and hardships. Therefore, her life would always be a beacon of light for all of us.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 5

DAFFODILS

daffodil نرگس کا پھول

cloud بادل

high بلند

hills پہاڑیاں

crowd ہجوم

beside کے کنارے

beneath نیچے

dancing رقص کر رہے

continuous مسلسل

Shine چمکنا

Milky Way کہکشاں

along ساتھ ساتھ

bay خلیج

head سر

waves موجیں

sparkle چمکنا

gay خوشی

jocund خوش باش

gazed دیکھا

show منظر

oft اکثر

lie لیٹنا

pensive پریشان

inward اندرونی

solitude تنہائی

pleasure خوشی

lonely تنہا

float تیرنا

vales وادیاں

at once فورا

golden سنہری

Lake جھیل

flutter لہرانا

breeze صبح کی ہوا

stars ستارے

Twinkle جھلملانا

stretched پھیلا ہوا

margin کنارہ

tossing جھومنا

sprightly خوش طبعی سے

outdid آگے نکل گئے

Glee خوشی

such ایسی

company محفل

thought سوچا

brought لایا

couch پلنگ/ بستر

vacant خالی ذہن

mood ذہنی کیفیت

bliss فرحت

heart دل

is filled بھر جاتا ہے

Paragraph # 1

I wandered lonely as a cloud
That floats on high o'er vales and hills,
When all at once I saw a crowd,
A host of golden daffodils;
Beside the lake, beneath the trees,
Fluttering and dancing in the breeze.

میں تنہا ایک بادل کی طرح بے مقصد گھوم رہا تھا۔ جو وادیوں اور پہاڑوں پر تیرتا ہے۔ جب کہ اچانک میں نے ایک مجمع دیکھا۔ یہ سنہری آبی نرگس کے پھولوں کا ہجوم تھا۔ یہ جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ درختوں کے نیچے بادِ نسیم میں پھڑ پھڑا رہے اور ناچ رہے تھے۔

Paragraph # 2

Continuous as the stars that shine
And twinkle on the milky way,
They stretched in never-ending line
Along the margin of a bay:
Ten thousand saw I at a glance,
Tossing their heads in sprightly dance.

How do you compare the daffodils with the stars?

آبی نرگس کے پھول لگاتار ان ستاروں کی مانند جو کہکشاں میں ٹمٹماتے اور چمکتے ہیں۔ جھیل کے کنارے کبھی نہ ختم ہونے والی قطار میں پھیلے ہوئے تھے۔ میں نے ایک ہی نظر میں دس ہزار (ایک بہت بڑی تعداد) نرگس کے پھول دیکھے جو اپنے سروں کو خوشی سے ہلا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔

Paragraph # 3

The waves beside them danced, but they
Out-did the sparkling waves in glee;
A poet could not but be gay,
In such a jocund company!
I gazed—and gazed—but little thought
What wealth the show to me had brought:

How does the poet feel in the company of the daffodils?

ندی کی لہریں نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچتی تھیں لیکن وہ خوشی میں چمکتی ہوئی لہروں سے بڑھے ہوئے تھے۔ایک شاعراس قسم کی خوشیاں منانے والوں کے ساتھ خوش ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ میں لگاتار دیکھتا رہااور یہ بالکل نہیں سوچا کہ اس منظر نے مجھے خوشی اور امن کی کتنی بڑی دولت عنایت کی ہے۔

Paragraph # 4

For oft, when on my couch I lie
In vacant or in pensive mood,
They flash upon that inward eye
Which is the bliss of solitude;
And then my heart with pleasure fills,
And dances with the daffodils.

شاعر کہتا ہے کے اکثراوقات جب میں اپنے کاوچ (پلنگ) پرلیٹتا ہوں۔اور میں غوروخوض کی حالت میں ہوتاہوں تو وہ پھول میری اندرونی آنکھ (دل) پر چمکتے ہیں یا مجھے ان کا خیال آتا ہے۔ جو میری تنہائی میں خوشی کا باعث بنتے ہیں اور پھر میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔اور ان نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہے۔

Lesson No: 5

DAFFODILS

Q: What is the central idea of the poem?

A: The central idea of the poem is that it presents before us not only the attractive and exciting beauty of nature but also the purifying and enduring impact of it on human beings.

Q: What do the daffodils represent in the poem?

A: Daffodils represent nature and its impact on human beings.

Q: What "wealth" do memories of the scene give to the poet?

A: Its about moments in our life that we replay in our memories.

Q: List the words that heighten the sound effect in the poem?

A: Vales and hills, sprightly dance, jocund company.

Q: How has the poet heightened the impact of the poem by using the figurative language?

A: The poet has heightened the impact of the poem by using figurative language such as "they stretched in never ending line" and "ten thousand saw I at a glance".

9th Class English Notes

Paraphrase of the Stanzas With Reference to the Context

Chapter No: 5

Daffodils

گل نرگس۔آبی نرگس

(By William Wordswoth)

Stanza:

I wandered lonely as a cloud,
That floats on high o'er vales and hills,
When all at once I saw a crowd,
A host, of Golden Daffodils;
Beside the lake. Beneath the trees,
Fluttering and dancing in the breeze.

ترجمہ:۔میں تنہاایک بادل کی طرح بے مقصد گھوم رہا تھا جو وادیوں اور پہاڑوں پر تیر تا ہے۔
جب کہ اچانک میں نے ایک مجمع دیکھا۔یہ سنہری آبی نرگس کے پھولوں کا ہجوم تھا۔یہ جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ درختوں کے نیچے باد نسیم میں پھڑ پھڑا رہے اور ناچ رہے تھے۔

Reference:

This stanza has been taken from the poem 'Daffodils' written by 'William Wordsworth'.

Context:

This poet is known as the poet of nature. The beautiful scenes of nature have a great attraction for him. The poet describes a pleasant experience of his life. One day when he was enjoying a walk in the countryside, he saw the daffodils of beautiful daffodils growing beside the lake.

یہ شاعر،شاعر فطرت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔فطرت کے خوبصورت مناظر اس کے لیے خاص دلکشی کا باعث ہیں۔شاعر اپنی زندگی کا ایک خوبصورت تجربہ بیان کرتا ہے۔ایک دن جب وہ دیہاتی علاقے میں سیر کا لطف اٹھا رہا تھا تو اس نے جھیل کے کنارے آبی نرگس کا منظر دیکھا۔

Paraphrase:

In this stanza, the poet describes the pleasant sight of beautiful daffodils. Once he was walking alone in the countryside. When he reached near the bank of a lake, he saw a large number of golden daffodils growing along the bank of the lake under the trees. The flowers were moving and dancing in the breeze.

اس قطعہ میں شاعر خوبصورت آبی نرگس کے پھولوں کا خوشگوار منظر بیان کرتا ہے۔ایک مرتبہ شاعر دیہاتی علاقے میں تنہا گھوم رہا تھا۔جب وہ ایک جھیل کے کنارے پر پہنچا۔تو اس نے سنہری آبی نرگس کے پھولوں کی ایک بڑی تعداد دیکھی جو جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ درختوں کے نیچے ہوا گے ہوئے تھے اور وہ پھول بادِ نسیم میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔

Stanza:

Continuous as the stars that shine,
And twinkle on the milky-way,
They stretched in never- ending line,
Along the margin of a bay
Ten thousand saw I at a glance,
Tossing their heads in sprightly dance,

ترجمہ:۔آبی نرگس کے پھول لگاتار ان ستاروں کی مانند جو کہکشاں میں ٹمٹماتے اور چمکتے ہیں، جھیل کے کنارے کبھی ختم نہ ہونے والی قطار میں پھیلے ہوئے تھے۔میں نے ایک ہی نظر میں دس ہزار (ایک بہت بڑی تعداد) نرگس کے پھول دیکھے جو اپنے سروں کو خوشی سے ہلا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔

Reference:

This stanza has been taken from the poem ' Daffodils' written by 'William Wordsworth'.

Context:

The poet describes a pleasant experience of his life. Once he was walking along the bank of a lake. He saw a large number of daffodils. They were shining like the stars in the milky- way. These flowers were fluttering and dancing in the breeze.

شاعر اپنی زندگی کا ایک خوشگوار تجربہ بیان کرتا ہے۔ایک مرتبہ وہ ایک جھیل کے کنارے ٹہل رہا تھا۔اس نے ابی نرگس کے پھولوں کی ایک بڑی تعداد دیکھی۔وہ کہکشاں میں ستاروں کی مانند چمک رہے تھے۔یہ پھول صبح کی ٹھنڈی ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔

Paraphrase:

The poet was walking along the bank of a lake. He saw thousands of daffodils on the side of the lake in an endless row. The heads of those flowers were moving as if they were dancing in a happy mood. The endless row looked like shining stars in the milky-way.

شاعر ایک جھیل کے کنارے ٹہل رہا تھا۔اس نے جھیل کے کنارے ایک ختم نہ ہونے والی قطار میں ہزاروں نرگس کے پھول دیکھے۔وہ پھول اپنے

سروں کو ہلا رہے تھے جیسا کہ وہ خوشی کی حالت میں ناچ رہے ہوں۔ پھولوں کی وہ ختم نہ ہونے والی قطار کہکشاں میں چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند دکھائی دیتی تھی۔

Stanza:

The waves beside them danced; but they,
Out-did the sparkling waves in glee;
A poet could not but be gay,
In such a jocund company!
I gazed--and--gazed-- but little thought
What wealth the show to me had brought.

ترجمہ:۔ندی کی لہریں نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچتی تھی لیکن وہ خوشی میں چمکتی ہوئی لہروں سے بڑھے ہوئے تھے۔ایک شاعر اس قسم کی خوشیاں منانے والوں کے ساتھ خوش ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔میں لگاتار دیکھتا رہا اور یہ بالکل نہیں سوچا کہ اس منظر نے مجھے خوشی اور امن کی کتنی زیادہ دولت عنایت کی ہے۔

Reference:

This stanza has been taken from the poem ' Daffodils' written by 'William Wordsworth'.

Context:

The beautiful scenes of nature have a great attraction for the poet. Once he was walking in a countryside. He reached along the bank of a lake. He saw a large number of golden daffodils growing there. He was very happy to see the sight of beautiful daffodils. The scene left a permanent impression on the mind of the poet.

فطرت کے خوبصورت مناظر شاعر کے لیے بڑی کشش کا باعث ہیں۔ایک مرتبہ وہ دیہاتی علاقے میں گھوم رہا تھا۔وہ ایک ندی کے کنارے پہنچا۔ اس نے سنہری نرگس کے پھولوں کی ایک بڑی تعداد دیکھی جو وہاں پر اگے ہوئے تھے۔وہ نرگس کے خوبصورت پھولوں کا منظر دیکھ کر بہت خوش ہوا۔اس منظر نے شاعر کے دماغ پر ایک مستقل اثر چھوڑا۔

Paraphrase:

In this stanza, the poet describes that the waves of the stream were dancing beside the daffodils, but the daffodils looked happier than the waves. A poet could not help feeling happy in the company of such merrymakers. He went on looking at those daffodils and did not think what wealth of joy and peace that scene had brought to him.

اس قطعہ میں شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ ندی کی لہریں نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچ رہی تھی لیکن نرگس کے پھول چمکدار لہروں سے زیادہ خوش دکھائی دیتے ہیں۔ایک شاعر ایسے خوشیاں منانے والوں کے ساتھ خوش ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔وہ ان نرگس کے پھولوں کو لگاتار دیکھتا رہا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس نظارے نے اسے خوشی اور امن کی کتنی زیادہ دولت عنایت کی ہے۔

Stanza:

For oft when on my couch I lie,
In vacant or in pensive mood,
They flash upon that inward eye,
Which is the bliss of solitude;
And then my heart with pleasure fills,
And dances with the daffodils.

ترجمہ:۔ شاعر کہتا ہے کہ اکثر اوقات جب میں اپنے پلنگ پر لیٹتا ہوں۔ اور میں غور وخوض کی حالت میں ہوتا ہوں تو وہ پھول میری اندرونی آنکھ (دل) پر چمکتے ہیں یا مجھے ان کا خیال آتا ہے جو میری تنہائی میں خوشی کا باعث بنتے ہیں اور پھر میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اور ان نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہے۔

Reference:

These lines have been taken from the poem "Daffodils" written by "William Wordsworth".

Context:

The poet expresses the feelings of joy and pleasure when he enjoys the sight of daffodils growing on the side of a lake. The sight leaves a permanent effect on his memory. Whenever he is alone and relaxing on his couch, he begins to think of those daffodils and then he feels extremely happy.

شاعر خوشی کے جذبات کا اظہار کرتا ہے جب وہ جھیل کے کنارے اگے ہوئے آبی نرگس کے پھولوں کے منظر سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ منظر اسکے دل پر مستقل اثر چھوڑتا ہے۔ جب وہ تنہا ہوتا ہے اور اپنے پلنگ پر آرام کر رہا ہوتا ہے تو وہ ان نرگس کے پھولوں کے متعلق سوچنے لگتا ہے اور پھر وہ بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے۔

Paraphrase:

The poet is very much impressed with the natural beauty of the flowers. He says that whenever he is lying in his pensive and thoughtful mood, the beautiful sight appears before him. The scene of flowers that he saw on the lake comes in front of his eyes and his heart fills with joy and begins to dance with the flowers. It is a blessing of his loneliness.

شاعر نرگس کے پھولوں کی قدرتی خوبصورتی سے بہت متاثر ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب وہ فارغ ہوتا ہے اور لیٹا ہوا سوچ وچار کی حالت میں ہوتا ہے تو ان خوبصورت پھولوں کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور ان نرگس کے پھولوں کا منظر جو اس نے جھیل کے کنارے دیکھا اس کی نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے تب اس کا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور پھولوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہے۔ یہ اس کی تنہائی کی بڑی خوشی ہے۔

9th Class English Notes

Summary

Chapter No: 5

Daffodils

گل نرگس۔آبی نرگس

(By William Wordswoth)

(For Extra-Ordinary Students)

This poem has been written by William Wordsworth, a Romantic poet. He is known as the poet of nature because of his love for it. Most of his poems describe nature and its beauty. In this poem he describes an experience of enjoyment at the sight of beautiful daffodils. Once he was walking in the countryside when he came across a large number of daffodils growing along the bank of a lake. The flowers were moving and dancing in the breeze. This sight delighted the poet and he looked at the flowers for a long time. This sight left a lasting impression on his memory. As a result, whenever he is alone and in a thinking (sad) mood, the same sight comes into his imagination and fills his heart with pleasure. This experience has become a permanent source of pleasure for the poet.

ترجمہ

یہ نظم ولیم ورڈزورتھ نے لکھی ہے جوایک رومانوی شاعر ہے۔وہ فطرت سے اپنی محبت کی وجہ سے شاعر فطرت کے طور پر جانا جاتا ہے۔اس کی اکثر نظمیں فطرت اوراس کے حسن کو بیان کرتی ہیں۔

اس نظم میں وہ آبی نرگسون کے نظارے سے حاصل ہونے والی راحت اور خوشی کے تجربے کا ذکر کرتا ہے۔ایک دفعہ وہ دیہاتی علاقے میں سیر کر رہا تھا جب اس نے نرگس کے پھولوں کی بہت بڑی تعداد دیکھی جو ایک جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ اگے ہوئے تھے۔پھول ہوا میں جھوم اور ناچ رہے تھے۔اس نظارے کو دیکھ کر شاعر کو بہت خوشی حاصل ہوئی اور وہ دیر تک پھولوں کو دیکھتا رہا۔اس نظارے نے اس کے ذہن پر مستقل اثر چھوڑا۔اس کے نتیجے میں جب کبھی وہ اکیلا ہوتا ہے یا غمگیں ہوتا ہے وہی نظارہ اس کے تصور میں آ جاتا ہے اور اس کے دل کو خوشی سے بھر دیتا ہے۔یہ تجربہ اس کے لئے مستقل خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔

(For Ordinary Students)

In this poem the poet expresses the feeling of joy and pleasure which he experienced during a walk in the countryside. He saw a large number of daffodils growing beside a lake and under the trees. They were moving and waving in the air with pleasure. The sight filled the heart of the poet with pleasure. This left a permanent impression on his memory. Whenever he remembers their sight, he gets relief from the feeling of loneliness and also gets permanent pleasure.

ترجمہ

اس نظم میں شاعر مسرت اور خوشی کے وہ احساسات بیان کرتا ہے جن کا تجربہ اسے ایک دیہاتی علاقے کی سیر کے دوران ہوا۔اس نے ایک جھیل کے کنارے اور درختوں کے نیچے بڑی تعداد میں اگے ہوئے آبی نرگس دیکھے۔وہ خوشی سے ہوا میں جھوم اور ناچ رہے تھے۔اس نظارے سے شاعر کا دل خوشی سے معمور ہو گیا۔اس نظارے نے اس کی یاداشت پر مستقل اثر چھوڑا۔جب کبھی وہ ان کے نظارے کو یاد کرتا ہے تو اسے تنہائی کے احساس سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور دائمی خوشی بھی حاصل کرتا ہے۔

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 6

QUAID'S VISION AND PAKISTAN

Paragraph # 1

during کے دوران	enormity of task بہت زیادہ کام کی زیادتی
difficult مشکل	Sheer محض
emergence ظہور	determination عزم
undertook ذمہ داری لی	force طاقت
countrywide ملک بھر کا	sterling material خالص مادہ
Tour دورا	moral مقابلہ / حوصلہ
confidence اعتماد	face مقابلہ کرنا
raising people's spirit لوگوں کے حوصلے کو بڑھانا	bravely بہادری سے
overwhelm مغلوب ہونا	stay ٹھہرنا

1. During the early and difficult times of Pakistan's emergence, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, undertook a countrywide tour. He aimed at raising people's spirit.

> Why did the Quaid have to take long tours during the early days of independence?

"Do not be overwhelmed with the enormity of the task," he said in a speech at Lahore, "There are many examples in the history of young nations, building themselves up by sheer determination and force of character. You are made of sterling material and second to none. Keep up your morale. Do not be afraid of death. We should face it bravely to save the honour of Pakistan and Islam. Do your duty and have faith in Pakistan. It has come to stay."

ظہورِ پاکستان کے ابتدائی اور کٹھن دور کے دوران قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے ملک بھر کا دورہ کیا آپؒ کا مقصد لوگوں میں اعتماد پیدا کرنا اور لوگوں کے حوصلے کو بلند کرنا تھا۔ آپؒ نے لاہور میں ایک تقریر میں فرمایا "کام کی زیادتی سے مغلوب نہ ہوں۔ دنیا کی نوزائیدہ اقوام کی تاریخ میں بہت سی مثالیں (ملتی) ہیں جنہوں نے خود محض عزم اور کردار کی قوت سے اپنی تعمیر کر لی۔ تم خالص مادے سے بنے ہوئے ہو اور تم کسی سے کم نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو۔ موت سے مت ڈرو۔ ہمیں پاکستان اور اسلام کی آبرو کی حفاظت کرنے کے لئے اس کا بہادری سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ اپنا فرض پورا کرو اور پاکستان میں یقین رکھو۔ یہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے"۔

Paragraph # 2

voyage سفر
struggle جدوجہد
subcontinent برصغیر
was based بنیاد رکھی گئی
pivot مرکزی نقطہ نظر
Unity اتحاد
Oneness وحدت
politician سیاست دان
in terms الفاظ میں
affirm اعلان کرنا
distinctive مخصوص
culture تہذیب
civilization ثقافت

language زبان
literature ادب
architecture فنِ تعمیر
nomenclature نام رکھنے کا اصول
sense عقل/تمیز
values اقدار
proportion حصہ
moral codes اخلاقی ضابطے
custom رواج
tradition روایت
aptitude رجحان
ambition خواہش
Outlook نقطہ نظر

2. The entire journey of the great leader's struggle for a separate homeland for the Muslims of the subcontinent was based on the pivot of the Muslim unity and the oneness as a nation. He talked about Pakistan in such clear terms that even a common man could understand it.

> Why did the Quaid want the oneness of the whole nation?

"We are a nation," he affirmed three years before the birth of Pakistan, "with our own distinctive culture and civilization, language and literature, art and architecture, names and nomenclature, sense of values and proportion, legal laws and moral codes, customs and calendar, history and traditions, aptitude and ambitions — in short, we have our own distinctive outlook of life."

اس عظیم رہنما کی برصغیر کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے لئے جدوجہد کے تمام سفر کی بنیاد مسلم اتحاد اور ایک قوم ہونے کی حیثیت کے مرکزی نقطہ پر تھی۔ آپ پاکستان کے بارے میں ایسے واضح طریقے سے بیان کرتے کے ایک عام آدمی اسے سمجھ سکے۔
قیامِ پاکستان سے 3 سال پہلے آپ نے بڑے وثوق سے اعلان فرمایا "ہم ایک قوم ہیں جس کی اپنی مخصوص تہذیب اور ثقافت، زبان اور ادب، فنونِ لطیفہ اور فنِ تعمیر، نام اور نام رکھنے کے اصول، اقدار اور وراثت میں حصوں کی سمجھ بوجھ، قوانین اور اخلاقی ضابطے، رسم و رواج اور کیلنڈر، تاریخ اور روایات، رجحانات اور خواہشات ہیں، المختصر، ہمارا زندگی کے بارے میں ایک مخصوص نقطہ نظر ہے"۔

Paragraph # 3

ideology نظریہ	attempt کوشش
was based بنیاد رکھی گئی	merge مدغم ہونا
fundamental بنیادی	political identity سیاسی شناخت
principal اصول	resist مدافعت کرنا
independent خود مختار	futile بے نتیجہ

3. The ideology of Pakistan was based on the fundamental principle that the Muslims are an independent nation. Any attempt to merge their national and political identity will be strongly resisted.

نظریہ پاکستان کی بنیاد اس بنیادی اصول پر رکھی گئی تھی کہ مسلمان ایک آزاد قوم ہے۔ اگر ان کی قومی اور سیاسی شناخت کو مدغم کرنے کی کوشش کی گئی تو سخت مزاحمت کی جائے گی۔

Paragraph # 4

belief عقیدہ
faith یقین/ایمان
religion مذہب
moderate اعتدال پسند
progressive ترقی پسند
democrat جمہوریت پسند
deliver تقریر کرنا
clearly صاف صاف
state بیان کرنا
Temple مندر
worship عبادت کرنا
caste ذات
Creed عقیدہ
business سروکار

4. Quaid-e-Azam was a man of strong faith and belief. He firmly believed that the new emerging state of Pakistan based on the Islamic principles would reform the society as a whole. In his Eid message, September 1945, Quaid-e-Azam said, "Islam is a complete code regulating the whole Muslim society, every department of life collectively and individually."

Are we working according to the expectations of the great leader?

قائداعظمؒ مضبوط عقیدہ اور مذہب پر یقین رکھنے والے آدمی تھے۔ آپ کا پختہ یقین تھا کہ پاکستان کی نئی وجود میں آنے والی اسلامی اصولوں پر مبنی ریاست مجموعی طور پر معاشرے کی اصلاح کرے گی۔ قائداعظمؒ نے ستمبر 1945ء کو عید کے پیغام میں فرمایا "اسلام پورے اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے مجموعی اور انفرادی طور پر ہر شعبہ زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے"۔

Paragraph # 5

facing سامنا کرتے ہوئے
have forgotten بھول چکے ہیں
dynamic متحرک
overcome قابو پانا
Motto اصول عمل
Unity اتحاد
discipline تنظیم

5. Today the Quaid's Pakistan is facing numerous challenges. We have forgotton how much struggle the Muslims had made under the dynamic leadership of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. We can overcome our present difficulties by following the Quaid's golden motto, "Faith, Unity and Discipline". We can make our nation strong by remembering his advice to the youth, "It is now up to you to work, work and work; and we are bound to succeed."

What is the result of neglecting the advice of the Quaid?

آجکل قائدِاعظم کا پاکستان بہت سی مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ ہم بھول چکے ہیں کہ قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی متحرک قیادت میں مسلمانوں نے کتنی جدوجہد کی۔ ہم قائدِاعظم کے سنہری اصول، یقین محکم، اتحاد اور تنظیم پر عمل کرتے ہوئے موجودہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہم قائدِاعظمؒ کی نوجوانوں کو نصیحت یاد دلا کر اپنی قوم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ "یہ اب آپ پر ہے کہ کام، کام اور کام کریں اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"۔

Lesson No: 6

THE QUAID'S VISION AND PAKISTAN

Q: How much confidence did the Quaid-e-Azam have in his nation?

A: The Quaid-e-Azam had a great confidence in his nation.

Q: What was Quaid's concept of our nation?

A: The Quaid's concept of our nation was that we are one nation on the basis of religion and culture.

Q: What was the ideology of the Quaid-e-Azam based on?

A: The ideology of the Quaid-e-Azam was based on the pivot of the Muslim unity and oneness as a nation.

Q: What can be the possible solution to our present problems?

A: The possible solution to our problems is that we should not fall prey to fatal diseases of disunity, disharmony and disintegration. We should pay heed to the Quaid's warnings and advice.

Q: How can we become a strong nation?

A: We can become a strong nation if we start to think beyond personal, local, linguistic, ethnic, sectarian or provincial identities and prejudices.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 7

SULTAN AHMAD MASJID

Paragraph # 1

impressive متاثر کرنے والی
monument عجوبہ یادگار
embellish خوبصورت بنانا
interior اندرونی حصہ
is situated واقع ہے
Ottoman Empire سلطنت عثمانیہ
Empire سلطنت
tourist attraction سیاحوں کی کشش
popular مشہور

1. The Sultan Ahmad Masjid is one of the most impressive monuments in the world. It is also known as the Blue Masjid because of the blue tiles that embellish its interior. Situated in Istanbul, the largest city in Turkey and the capital of Ottoman Empire from 1453 to 1923, it has become the most popular tourist attraction.

> Who started the construction of the Blue Masjid?

مسجد سُلطان احمد دنیا کی انتہائی دِلکش (متاثر کرنے والے) یادگاروں میں سے ایک ہے۔ اس کو نیلی مسجد کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کیوں کے اس کے اندرونی حِصّے کو نیلی ٹائیلوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ استنبول ترکی میں واقع سب سے بڑا شہر ہے اور 1453ء سے لے کر 1923ء تک سلطنت عثمانیہ کا دارالخلافہ رہ چکا ہے۔ یہ سیاحوں کے لیے بہت مشہور معروف پُرکشش جگہ بن چکی ہے۔

Paragraph # 2

constructed تعمیر کی گئی
custom رواج

tomb مقبرہ

hospice محتاج خانہ

rule حکمرانی

comprise مشتمل ہونا

Madrassah مدرسہ

2. It was constructed between 1609 and 1616, during the rule of Ahmad I. As was the custom, this masjid like the other masajid of the time, comprises a tomb of the founder, a madrassah and a hospice.

اس مسجد کو سلطان احمد اول کے دورِ حکومت میں 1609ء اور 1616ء کے درمیان تعمیر کیا گیا۔ جیسا کہ (اس زمانے میں) رواج تھا یہ مسجد اس زمانے کی دوسری مساجد کی طرح بنانے والے کے ایک مقبرے، مدرسہ اور محتاج خانے پر مشتمل تھی۔

Paragraph # 3

started شروع ہوا

architect ماہر فن تعمیر

ceremonies تقریبات

successor جانشین

Royal شاہی

completion تکمیل

last accounts آخری حساب کتاب

3. The construction of the masjid started in 1609. The royal architect Sedefhar Mehmat Aga, was appointed by the Sultan as in-charge of the project. The opening ceremony was held in 1616. Unfortunately, the Sultan could not see the completion of the masjid in his life. It was completed in the reign of his successor Mustafa I.

In whose reign was the construction of the Blue Masjid completed?

مسجد کی تعمیر 1609ء میں شروع کی گئی۔ سلطان نے شاہی ماہر تعمیرات صدف ہار محمت آغا کو اس منصوبہ کا انچارج مقرر کیا۔ اس کی افتتاحی تقریبات 1616ء میں منعقد ہوئی، سلطان اپنی زندگی میں اس مسجد کو پایہ تکمیل تک پہنچتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ یہ (مسجد) اس کے جانشین مصطفٰی 1 کے دور میں مکمل ہوئی۔

Paragraph # 4

attained حاصل کیا

Byzentine بازنطینی

kept in view مد نظر رکھنا

size سائز

Splendour شان وشوکت

Ottoman Masjid عثمانی مسجد

development ترقی

model نمونہ

unmatched بے نظیر

Majesty جاہ وجلال

4. The Blue Masjid reflects the architectural style of both the Ottoman masjid and Byzentine church. Hagia Sophia, a masjid, one of the wonders of the Muslim architecture, was also kept in view as a model. The Blue Masjid even today is considered to be unmatched in splendour, majesty and size.

نیلی مسجد کا ڈیزائن عثمان مسجد اور بازنطینی کلیسا کے دونوں ڈیزائن کے ارتقاء کا حاملفن تعمیر کا نمونہ ہے۔ حاجیہ صوفیہ مسجد جو مسلم فنِ تعمیر کے عجائبات میں سے ایک تھی اُس کو بھی اِس مسجد کی تعمیر میں بطور نمونہ مدِ نظر رکھا گیا۔ نیلی مسجد آج بھی شان وشوکت، شاہی جاہ وجلال اور سائز میں بے نظیر سمجھی جاتی ہیں۔

Paragraph # 5

spacious وسیع

surrounded گھرا ہوا

contrast تضاد

was meant مختص تھا

gesture علامت

Arcade محرابی

forecourt سامنے والا صحن

vaulted صحن

magnitude حجم وسعت

symbolic علامتی

humility عاجزی

divine خدا

5. The masjid has a spacious forecourt surrounded by a continuous vaulted arcade. It has ablution facilities on both the sides. In the centre, there is a fountain which is rather small in contrast with the magnitude of the courtyard. A heavy iron chain is hung at the upper part of the court entrance at

For what purpose does a heavy iron chain hang there?

the western side. This side was meant for the Sultan alone. The chain was put there so that the Sultan had to lower his head every time he entered the court. It was the symbolic gesture to ensure the humility of the ruler in the face of the divine power.

مسجد کا سامنے والا صحن بہت وسیع ہے جو ہر اطراف میں مسلسل محرابی اور کو سی راستوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس میں وضو کرنے کی سہولتیں دونوں اطراف میں موجود ہیں۔ صحن میں ایک فوارہ ہے جو صحن کی وسعت کے مقابلے میں قدرے چھوٹا ہے۔ لوہے کی ایک بڑی زنجیر احاطہ کے بالائی حصہ کے داخلی راستہ کے مغربی حِصے پر لٹکی ہوئی ہے۔ یہ حِصہ صرف مسلمان کے لئے مختص تھا۔ زنجیر کو وہاں اِس لیے رکھا گیا تھا کہ سلطان ہر بار جب بھی دربار میں داخل ہو اُس کو اپنا سر جھکانا پڑے۔ یہ ایک علامتی اشارہ بھی تھا کہ حکمران کی خدا ربانی کے حضور عاجزی کو یقینی بنایا جا سکے۔

Paragraph # 6

lower level نیچے کی سطح	line قطار بنانا
ceramic چینی ٹائل	Tulip کپ کی شکل کے پھول
gallery گیلری	flamboyant ذوق برق
representation اظہار/نمائندگی	Cypress سفیدے کے درخت

6. The interior of the masjid at the lower level is lined with more than 20,000 hand-made ceramic tiles in more than 50 different tulip designs. At the gallery level, the design becomes flamboyant with representation of flowers, fruit and cypresses.

مسجد کے اندرونی حِصے کی زیریں سطح ہاتھ سے بنی ہوئی بیس ہزار سے زائد چینی کی ٹائلوں سے جو گلِ لالہ کے پھولوں کے پچاس مختلف ڈیزائنوں میں ایک ہی لائن میں بنائی گئی ہے۔ گیلری کی سطح پر ڈیزائن پھولوں، پھلوں اور سفیدے کے درختوں کی نمائش کے ساتھ زیادہ زرق برق ہو جاتا ہے۔

Paragraph # 7

adorned آراستہ کیا	illuminate روشن کرنا
intricate پیچیدہ	natural light قدرتی روشنی
Brighten چمکانا	chandeliers چہل چراغ

covered ڈھانپا گیا

decorations سجاوٹی

7. The upper level of the interior is adorned with blue paint. More than 200 stained glass windows with intricate designs allow natural light to brighten up its interior and the chandeliers further illuminate it with their glow. The decorations include A'yat from the Holy Quran. The floors are covered with carpets.

اندرونی حِصے کی بالائی سطح نیلے روغن سے مزین ہے۔200 سے زیادہ دودھیا شیشوں والی کھڑکیاں ہیں جن پر پیچیدہ ڈیزائن بنے ہوئے ہیں جن سے آتی ہوئی قدرتی روشنی مسجد کے اندرونی حصے کو روشن کرتی ہے اور چھل چراغ اس کو مزید اپنی چمک دمک سے روشن کر دیتے ہیں۔ سجاوٹ میں قرآن پاک کی آیات شامل ہیں۔ فرش پر قالین بچھے ہوئے ہیں۔

Paragraph # 8

element جز

carved کندہ کرنا

marble پتھر

pulpit منبر

finely آخری

sculptured سنگ تراشی

richly اچھی طرح سے

crowded مجمع

8. The most important element in the interior of the masjid is the *mehrab*, which is made of finely carved marble. To the right of the *mehrab* is a richly decorated pulpit. The masjid is so designed that even when it is most crowded, everyone in the masjid can listen to and look at the *Imam*.

مسجد کے اندرونی حِصہ میں سب سے اہم جز مسجد کا محراب ہے۔ جو کہ عمدگی سے تراشے ہوئے سنگِ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ محراب کے دائیں طرف ایک اعلیٰ آرائشی منبر ہے۔ مسجد اس طرح بنائی گئی ہے کہ جب مسجد بہت زیادہ بھری ہوئی بھی ہو تو ہر کوئی مسجد میں امام کو سُن اور دیکھ سکے۔

Paragraph # 9

Royal room شاہی کمرہ

corner کونا

decorated سجایاہوا

is situated واقع ہے

pulpit منبر

jade قیمتی پتھر

9. The royal room is situated at the south east corner. It has its own pulpit that used to be decorated with jade and roses.

Where is the royal room situated?

شاہی کمرہ جنوب مشرقی کونے میں واقع ہے۔اس کا اپنا منبر ہے جس کو قیمتی پتھر اور گلاب کے پھولوں سے سجایا جاتا تھا۔

Paragraph # 10

minarets مینار

balcony برآمدہ کی طرح کا

pencil shaped پینسل کی طرح کا

forecourt سامنے والا صحن

10. The Blue Masjid has six minarets. Four minarets stand one each at the four corners of the masjid. Each of these pencil shaped minarets has three balconies, while the other two at the end of the forecourt, have only two balconies.

نیلی مسجد کے چھ مینار ہیں۔چاروں میناروں میں سے ہر ایک مسجد کے چاروں کونوں پر واقع ہے۔ان میں سے ہر پینسل کی شکل کے مینار کی تین بالکونیاں ہیں۔جب کہ دوسرے دو مینار جو بیرونی صحن کے آخر پر ہیں ان کی صرف دو بالکونیاں ہیں۔

Paragraph # 11

tourist سیاح

believers عقیدہ رکھنے والے

visitorsسیاح

frequent اکثر آنا

Park سیر گاہ

still remains ابھی تک موجود ہے

monument یادگار

11. In the evening, a large number of tourists and Turks gather in the park facing the masjid to listen the call to the evening namaz. The masjid is flooded with lights and so are the hearts of the believers with divine love. Though much has been lost of the Blue Masjid over the years yet it has not lost the love of its visitors. The masjid is still one of the most visited monuments of the world.

شام کو بہت سے سیاح اور ترک مسجد کے سامنے والی سیر گاہ میں شام کی اذان سننے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مسجد میں روشنیوں کا سیلاب اُمڈ آتا ہے اور ایمان والوں کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ گو کہ نیلی مسجد کا برس ہا برس میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ تاہم سیاحوں کی محبت اِس کے لیے کم نہیں ہوئی ہے۔ مسجد ابھی تک دنیا کی اُن یادگاروں میں سے ایک ہے جن میں سیاح (لوگ) سب سے زیادہ آتے ہیں۔

Lesson No: 7

THE SULTAN AHMAD MASJID

Q: Why Sultan Ahmad Masjid is also known as Blue Masjid?

A: The Sultan Ahmad Masjid is known as the Blue Masjid because of the tiles that embellish its interior.

Q: Who was appointed as the architect of the Masjid?

A: Sedefhar Mehmat Agha, was appointed the royal architect of the masjid.

Q: Why was a heavy iron chain hung at the entrance of the court?

A: A heavy iron chain was hung at the entrance of the court, so that the Sultan had to lower his head every time he entered the court in order not to get hit and also as the symbolic gesture, to ensure the humility of the ruler in the face of the divine.

Q: How does the interior of the masjid look?

A: The interior of the masjid is embellished with blue tiles, which gives its interior an attractive look.

Q: Why do you think Madrassah and hospice was part of the masjid?

A: I think the Madrassah was for the students who came to acquire Islamic religious education and the hospice was for the needy and the destitude.

Q: Who constructed the masjid Sophia?

A: The Hagia Sophia Masjid was constructed by an Ottoman Caliph.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 8

STOPPING BY WOODS ON A SNOWY EVENING

Woods جنگل
fill up بھرا ہوا
frozen جمی ہوئی
Shake زور زور سے ہلانا
deep گہرا وسیع
Downy flakes نرم ونازک برف کے گالے
sweep جھاڑو دینا/ گرنا
though اگرچہ

Queer عجیب وغریب
harness گھوڑے کا ساز
mistake غلطی
easy wind ہلکی ہوا
lovely خوبصورت
have promises to keep وعدے پورے کرنے ہیں

Paragraph # 1

Whose woods these are I think I know.
His house is in the village though;
He will not see me stopping here
To watch his woods fill up with snow.

What hidden meanings do the following words convey to us? woods, house, horse, harness bell, downy flake

یہ جنگل کس کا ہے میرا خیال ہے میں جانتا ہوں
اگرچہ اس کا گھر گاؤں میں ہے
وہ مجھے یہاں رُکتا ہوا نہیں دیکھے گا
اور نہ ہی اپنا برف سے بھرا ہوا جنگل دیکھنے آئے گا۔

Paragraph # 2

My little horse must think it queer
To stop without a farmhouse near
Between the woods and frozen lake
The darkest evening of the year.

Note the alliteration and

میرے چھوٹے سے گھوڑے کو بڑا عجیب لگتا ہے
جنگل کے پاس فارم ہاؤس کے بغیر رکھنا
جنگل اور منجمد جھیل کے درمیان
سال کی تاریک ترین شام کو

Paragraph # 3

imagery in the poem.

He gives his harness bells a shake
To ask if there is some mistake.
The only other sound's the sweep
Of easy wind and downy flake.

وہ اپنے ساز کی گھنٹیوں کو زور سے ہلاتا ہے
یہ پوچھنے کے لئے کہ آیا یہاں رکنا ہماری کوئی غلطی تو نہیں
اور آنے والی مزید آوازیں تو بس
ہلکی ہوا کے چلنے اور برف کے نرم گالوں کے گرنے کی ہیں

Paragraph # 4

The woods are lovely, dark and deep,
But I have promises to keep,
And miles to go before I sleep,
And miles to go before I sleep.

جنگل دلکش، تاریک اور وسیع ہے
لیکن مجھے تو وعدوں کو نبھانا ہے
اور مجھے سونے سے پہلے میلوں دور جانا ہے
اور مجھے سونے سے پہلے میلوں دور جانا ہے

Lesson No: 8

STOPPING BY WOODS ON A SNOWY EVENING

Q: Who is the speaker in the poem?

A: The speaker in the poem is the horse rider.

Q: Whom does the speaker refer to in the first stanza of the poem?

A: The speaker refers to the owner of the woods.

Q: Why does the speaker stop on "the darkest evening of the year"?

A: He thinks to stop on the darkest evening of the year because the woods are lovely, dark and deep.

Q: Why does the horse impatiently await the next move of his master?

A: The horse impatiently awaits the next move of his master as there is no farmhouse nearby. He would not be able to get any food. He is also fearful that he might have made some mistake.

Q: The speaker in the poem is captivated by the beauty of nature. Why doesn't he stop for long to enjoy nature's beauty?

A: He is captivated by the beauty of the dark, deep and lovely woods but he has promises to keep that is to say that he has some worldly tasks to accomplish. Therefore, he does not stop there for long.

Chapter No: 8

Stopping By Woods On A Snowy Evening

برفباری کی ایک شام جنگل کے پاس رکنا

(By Robert Frost)

Stanza:

Whose woods these are I think I know.
His house is in the village though;
He will not see me stopping here
To watch his woods fill up with snow.

یہ کس کا جنگل ہے میرا خیال ہے میں جانتا ہوں
اگرچہ اس کا گھر گاؤں میں ہے
وہ مجھے یہاں رکتا ہوا نہیں دیکھے گا
اور نہ ہی اپنا برف سے بھرا ہوا جنگل دیکھنے آئے گا.

Reference:

These lines have been taken from the poem "Stopping by woods on a snowy evening" written by Robert Frost.

Context:

The poet tells us the story of a man who is travelling to his town. When he reaches near a dark snowy woods he stops there to enjoy it.

شاعر ہمیں ایک ایسے آدمی کی کہانی سناتا ہے جو اپنے قصبہ کی طرف سفر کر رہا ہے۔ جب وہ ایک تاریک برفانی جنگل کے قریب پہنچتا ہے وہ اس کی خوبصورتی سے سحر زدہ ہو جاتا ہے اور اس کا لطف اٹھانے کے لیے وہاں رک جاتا ہے۔

Paraphrase:

The poet has stopped near the snowy woods. He first wonders who owns these woods. In the same breath, he tells us that he thinks he does know who owns them. The owner of the woods lives in a house in the village. He would not come to watch his woods. So, he would not get into trouble for trespassing on his land.

شاعر برفانی جنگل کے پاس ٹھہر گیا ہے۔ پہلے وہ حیران ہوتا ہے کہ ان جنگلات کا مالک کون ہے۔ فوراً اس بیان کے برعکس وہ سوچتا ہے کہ وہ ضرور جانتا ہے کہ اس کا مالک کون ہے۔ جنگل کا مالک گاؤں کے ایک گھر میں رہتا ہے۔ وہ اپنے جنگل کو دیکھنے کے لئے نہیں آئے گا۔ اس لیے وہ اس کی زمین پر بلا اجازت داخل ہونے پر مصیبت میں نہیں پڑے گا۔

Stanza:

My little horse must think it queer
To stop without a farmhouse near
Between the woods and frozen lake
The darkest evening of the year

میرے چھوٹے سے گھوڑے کو بڑا عجیب لگتا ہے
جنگل کے پاس فارم ہاؤس کے بغیر رکھنا
جنگل اور منجمد جھیل کے درمیان
سال کی تاریک ترین شام کو

Reference:

These lines have been taken from the poem "Stopping by woods on a snowy evening" written by Robert Frost.

Context:

The poet is not alone, his little horse is with him. He psycho- analyzes his little horse and guesses he is saying something to him.

شاعر اکیلا نہیں ہے،اس کا چھوٹا گھوڑا اس کے ساتھ ہے۔وہ اپنے جھوٹے گھوڑے کا نفسیاتی تجزیہ کرتا ہے اور اندازہ لگاتا ہے کہ وہ اسے کچھ کہہ رہا ہے۔

Paraphrase:

The poet is not alone. He has a horse, and his horse is little. He and his little horse spend a lot of time together. He psycho- analyzes his little horse and supposes his horse is thinking it strange to be stopping in the middle of nowhere, with no one in sight, with not even farmhouse nearby, and no sign of hay. The poet and his little horse are feeling cold between the woods and a frozen lake. It happens to be the darkest evening of the year.

شاعر اکیلا نہیں ہے۔اس کے پاس ایک گھوڑا ہے اور یہ گھوڑا چھوٹا ہے۔وہ اور اس کا گھوڑا بہت سا وقت اکٹھے گزارتے ہیں وہ اپنے چھوٹے گھوڑے کا نفسیاتی تجزیہ کرتا ہے اور اندازہ لگاتا ہے کہ اس کا گھوڑا سوچ رہا ہے کہ اس جگہ کے درمیان میں رکنا عجیب و غریب ہے، جہاں نہ کوئی نظر آتا ہے اور نہ ہی قریب کوئی فام ہاؤس ہے اور نہ کوئی نظر آتا ہے۔شاعر اور اس کا گھوڑا جنگل اور جمی ہوئی جھیل کے درمیان سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔یہ سال کی تاریک ترین رات واقع ہوئی ہے۔

Stanza:

He gives his harness bells a shake
To ask if there is some mistake.
The only other sound's the sweep
Of easy wind and downy flake.

وہ اپنے ساز کی گھنٹیوں کو زور سے ہلاتا ہے
یہ پوچھنے کے لئے کہ آیا یہاں رکنا ہماری کوئی غلطی تو نہیں
اور آنے والی مزید آوازیں تو بس
ہلکی ہوا کے چلنے اور برف کے نرم گالوں کے گرنے کی ہیں

Reference:

These lines have been taken from the poem "Stopping by woods on a snowy evening" written by Robert Frost.

Context:

Even though the poet can read his little horse's mind, the horse can't talk back. He chooses the option of shaking is harness bells to get his attention.

اگرچہ شاعر اپنے چھوٹے گھوڑے کے ذہن کو پڑھ سکتا ہے لیکن گھوڑا جوابی گفتگو نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے مالک کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اپنے ساز ویراق کی گھنٹیوں کو جھٹکا دینے کا انتخاب کرتا ہے۔

Paraphrase:

The horse cannot stand in chill any longer and is losing its spirit. Even though the poet can read his little horse's mind, the horse cannot express his feelings. He has some harness bells on his back and gives them a little shake in order to ask his master if there is something awry or a problem. I am losing my spirit. In addition to the sound of harness bells, the only other sounds are of a slight wind and of falling snow.

گھوڑا مزید سردی میں زیادہ دیر تک کھڑا نہیں رہ سکتا اور ہمت ہار رہا ہے۔ اگرچہ شاعر اپنے چھوٹے گھوڑے کے ذہن کو پڑھ سکتا ہے، گھوڑا اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس کی کمر پر کچھ ساز و یراق کی گھنٹیاں ہیں وہ اپنے مالک سے یہ پوچھنے کے لیے کہ آیا یہاں کچھ غلط ہے یا کوئی مسئلہ ہے ان کو ہلکا سا جھٹکا دیتا ہے۔ میں اپنی ہمت ہار رہا ہوں۔ ساز و یراق کی گھنٹیوں کے علاوہ صرف دوسری آوازیں ہلکی ہوا کے چلنے اور برف کے گرنے کی ہیں۔

Stanza:

The woods are lovely, dark and deep.
But I have promises to keep,
And miles to go before I sleep.
And miles to go before I sleep.

جنگل دلکش، تاریک اور وسیع ہے
لیکن مجھے تو وعدوں کو نبھانا ہے
اور مجھے سونے سے پہلے میلوں دور جانا ہے
اور مجھے سونے سے پہلے میلوں دور جانا ہے

Reference:

These lines have been taken from the poem "Stopping by woods on a snowy evening" written by Robert Frost.

Context:

Even though the poet can read his little horse mind, the horse can't talk back. He chooses the option of shaking his harness bells to get his attention.

اگرچہ شاعر اپنے چھوٹے گھوڑے کے ذہن کو پڑھ سکتا ہے لیکن گھوڑا جوابی گفتگو نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے مالک کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اپنے ساز کی گھنٹیوں کو جھٹکا دیتا ہے۔

Paraphrase:

The poet admits to have a great passion for the dark beautiful snowy woods, but he tells us he has got things to do, people to see and places to go. He has got a long way to go before he can take rest. So, he has miles to cover before going to bed.

شاعر مانتا ہے کہ وہ تاریک خوبصورت برفانی جنگل کو بے حد پسند کرتا ہے لیکن وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسے آرام کرنے سے پہلے بہت سے کام کرنے ہیں، لوگوں سے ملنا ہے، کئی جگہوں پر جانا ہے۔ سونے سے پہلے میلوں دور کا سفر طے کرنا ہے۔

Chapter No: 8

Stopping By Woods On A Snowy Evening

برفباری کی ایک شام جنگل کے پاس رکنا

(By Robert Frost)

(For Extra-Ordinary Students)

The poem "Stopping by Woods on a snowy evening" has been written by Robert Frost, the well-known American poet. The main theme of the poem revolves round a traveller who is passing through woods which are lovely, dark and deep.

The woods are so enchanting and awe-inspiring that the poet is compelled to stop his horse to stare at the beauty of the Woods. It is one of the darkest evening of the Year. Snow falling is in its full swing. Snowflakes are downy. His pony-horse is thinking it queer to stop by the forest without a farmhouse nearby.

There is a frozen Lake beside the woods. There are sounds of the harness bells of his horse and the wind blowing through the trees.

The traveller is wondering about the ownership of the woods that who is the owner of the woods. He probably knows the owner of the Woods who is living in the village.

The poet is deeply fascinated by the natural beauty of the woods. These lovely, dark and deep woods attract him so much but he has much more important business to do. He has to go a long way before taking rest.

Sleep in this poem is a symbol of everyday sleep and also it stands for the eternal sleep, that is, death.

The poem is an excellent and beautiful piece of poetry. It is no less than a symbolic Masterpiece.

ترجمہ

نظم برفباری کی ایک شام جنگل کے پاس رکنا رابرٹ فراسٹ جو کہ ایک مشہور زمانہ امریکن شاعر ہے۔ نظم کا مرکزی خیال ایک مسافر کے گرد گھومتا ہے۔ جو کہ خوبصورت تاریک اور گھنے جنگل سے گزر رہا ہے۔ جنگل اتنی زیادہ کشش اپنے اندر رکھتا ہے اور انتہائی بارعب، یہی وجہ ہے کہ وہ جنگل کو دیکھنے کے لئے رکنے پر مجبور ہو جاتا ہے"

جنگل کے کنارے ایک منجمد جھیل بھی ہے۔ مسافر کے گھوڑے کے ساز کی گھنٹیوں اور ہوا کے چلنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ مسافر جنگل کی ملکیت کے بارے میں حیرت زدہ ہو کر سوچ رہا ہے کہ اس کا مالک کون ہے؟ شاید وہ اس کے مالک کو جانتا ہے جو کہ قریبی گاؤں میں رہتا ہے۔

شاعر جنگل کے قدرتی حسن سے پوری طرح مسحور ہو چکا ہے۔ یہ خوبصورت تاریک اور گہرے جنگل اسے اپنی جانب اتنا زیادہ کھینچتے ہیں لیکن اس کے پاس کرنے کے لیے زیادہ اہم کام ہے۔ اسے سونے سے پہلے میلوں دور کا سفر طے کرنا ہے۔

نینداس نظم کے اندر روزمرہ کے معمول کی نیند کی ایک علامت ہے یہ ابدی نیند جو کہ موت کی بھی علامت ہے۔ یہ نظم اعلیٰ اور خوبصورت شاعری کا ایک نمونہ ہے۔ یہ کسی صورت میں ایک علامتی شاہکار سے کم نہیں۔

(For Ordinary Students)

The poem "Stopping by Woods on a Snowy Evening" has been written by Robert Frost- it tells the story of a man who is travelling to his hometown- when he reaches the woods ،he is enchanted by its natural beauty- he wonders whose woods are these? He knows the owner who is living in the nearby village. His horse is thinking it strange to stop by the woods while. There is no farm house in sight. His horse gives a shake to the harness bells. There is a frozen lake and snowflakes to be seen. Wind is passing through the trees. The woods are lovely, dark and deep. But the poet has so many things to do and he has many miles to go before he can go to bed for sleeping.

ترجمہ

نظم "برفباری کی ایک شام جنگل کے پاس رکنا" رابرٹ فراسٹ نے تحریر کی ہے۔ یہ نظم ایک ایسے آدمی کی کہانی بیان کرتی ہے جو اپنے گاؤں جا رہا ہے۔ جب وہ جنگل میں پہنچتا ہے تو وہ اس کے قدرتی حسن سے مسحور ہو جاتا ہے۔ وہ حیرت زدہ ہو کر سوچتا ہے کہ کس کا جنگل ہے۔ شاید وہ اس کے مالک کو جانتا ہے جو قریبی گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کا گھوڑا جنگل کے پاس رکنے کو عجیب خیال کر رہا ہے جب کہ کوئی فارم ہاؤس بھی قریب نہیں ہے۔ اس کا گھوڑا اپنے ساز کی گھنٹیوں کو جھٹکا دیتا ہے۔ ایک منجمد جھیل اور برف کے نرم گالے نظر آ رہے ہیں۔ ہوا درختوں میں سے گزر رہی ہے اور جنگل خوبصورت تاریک اور گہرا ہے۔ لیکن شاعر کو سونے سے پہلے بہت سارے کام کرنے ہیں اور میلوں دور کا سفر کرنا ہے۔

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 9

ALL IS NOT LOST

Paragraph # 1

beginning شروعات
profession پیشہ
Intensive Care Unit انتہائی نگہداشت کا یونٹ
neurology ward اعصابی علاج کا وارڈ
devasting تباہ و برباد کر دینے والا
pain ذہنی کوفت ہونا
acute شدید
disorder بیماری/بے ضابطگی

1. It was the beginning of my profession as a nurse. I worked in the Intensive Care Unit (ICU) of the neurology ward. As a young professional, I wished to save the world. I was excited to see the patients making quick recoveries from devastating accidents, yet I was pained to nurse those who were struck with acute neurological disorder.

What is an ICU in a hospital?

ایک نرس کی حیثیت سے یہ میرے پیشے کا آغاز تھا۔ میں اعصابی علاج کے ایک انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں کام کرتی تھی۔ ایک نوجوان پیشہ ور کی حیثیت سے میں دنیا کو بچانے کی خواہش کرتی تھی۔ میں تباہ و برباد کر دینے والے حادثات سے مریضوں کو جلد صحت یاب ہوتے دیکھ کر پرجوش ہو جاتی تھی، تاہم ان مریضوں کی تیمارداری کرتے ہوئے مجھے دکھ ہوتا جن کو شدید ابتر کر دینے والی عصبی چوٹیں آتی تھیں۔

Paragraph # 2

victim شکار
wonder حیران ہونا
spinal ریڑھ کی ہڈی
lifeless بے جان

exercise ورزش

in vain بے سود

near and dear قریبی عزیز

activate فعال کرنا/حرکت کرنا

neuron عصبہ

certain مخصوص/یقینی

helplessness بے بسی

mind دلی خیالات

2. One day, standing at the bedside of a young patient , I wondered if she could make the same recovery like others. Hira had received severe head and spinal injuries as she was hit by a speeding bus while crossing a busy road. I took her lifeless arms in my hands and tried to do several exercises on her but in vain. Also, I asked her younger sister to come and talk to her, thinking that the voice of a near and dear one might activate the nearly dead neurons. She could see but not talk. Her eyes showed a certain helplessness. I could read her mind through her eyes. Perhaps she wanted to say, "Please help me."

To what extent does the recovery of a patient depend upon the doctor and the nurse?

ایک دن ایک بس کے حادثے کا شکار ہونے والی نوجوان لڑکی کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے میں سوچنے لگی کہ وہ دوسرے مریضوں کی طرح صحت یاب ہوسکے گی۔ حرا کو سر اور ریڑھ کی ہڈی میں شدید زخم آئے تھے جب وہ ایک مصروف سڑک کو عبور کر رہی تھی ایک تیز رفتار بس نے ٹھوکر مار دی تھی۔ میں نے اس کے بے جان بازوؤں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس پر بہت سی ورزش آزمائیں لیکن بے سود۔ اس کی چھوٹی بہن کو بھی بلایا کہ وہ آئے اور اس سے باتیں کریں، یہ سوچتے ہوئے کہ ہو سکتا ہے کہ ایک قریبی عزیز کی آواز تقریباً مردہ عصبی خلیوں میں حرکت پیدا کردے۔ وہ دیکھ سکتی تھی لیکن بات نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی آنکھیں ایک مخصوص بے بسی دکھا رہی تھیں۔ میں اس کی آنکھوں میں سے اس کے دلی خیالات کو پڑھ سکتی تھی۔ شاید وہ یہ کہنا چاہتی تھی "مہربانی کر کے میری مدد کرو"۔

Paragraph # 3

to fight a lost battle(idiom) ایسے کام کے لیے کوشش کرنا جس میں کامیابی کی امید نہ ہونے کے برابر ہو

shocked صدمہ پہنچا

comment تبصرہ

process فعال بنانا

normal person عام آدمی

ironic طنزیہ

recruit بھرتی کرنا

3. A fellow nurse came near me and asked, "Rahila, what are you doing? Fighting a lost battle?" I was shocked at first to hear a colleague making a hopeless comment. Then I replied, "I'm trying to make her brain process by her sister's voice. Also, I am doing my best to ensure that her arms and legs get proper exercise. This might help her walk like a normal person." Meanwhile, a senior doctor on duty, walked in. He gave me an ironic smile and said, "If you spend most of your duty hours on one patient, we will have to recruit more nurses to attend the other patients. Please go and see the other patients. We do not have much hope for her. I don't think that she can ever walk again."

ایک فیلو نرس میرے قریب آئی اور پوچھا "راحیلہ، تم کیا کر رہی ہو؟" "کیا ایسے کام کے لیے کوشش کر رہی ہو جس میں کامیابی کی اُمید نہ ہونے کے برابر ہے؟" پہلے تو مجھے ایک رفیقہ کار کے تبصرہ نا امیدی کرنے پر صدمہ پہنچا۔ پھر میں نے جواب دیا "میں اِس کی بہن کی آواز کے ذریعے اِس کے دماغ کو فعال بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میں اپنی پوری کوشش بھی کر رہی ہوں کہ اس بات کو یقینی بناؤ کہ اس کے بازو اور ٹانگوں کی مناسب ورزش ہو شاید اس سے عام آدمی کی طرح چلنے میں اس کی مدد ہو سکے"۔ اسی اثناء میں ایک سینئر ڈاکٹر جو ڈیوٹی پر تھا اندر آیا۔ وہ طنزاً مجھ پر مسکرایا اور کہا، "اگر تم اپنی ڈیوٹی کا زیادہ تر وقت ایک ہی مریضہ پر صرف کرو گی تو پھر ہمیں دوسرے مریضوں کی تیمارداری کے لئے زیادہ نرسوں کو بھرتی کرنا پڑے گا۔ پلیز، جاؤ اور دوسرے مریضوں کو دیکھو ہمیں اس کی صحت یابی کی زیادہ اُمید نہیں ہے۔ میں خیال نہیں کرتا کہ وہ کبھی دوبارہ چل سکے گی"۔

Paragraph # 4

upset پریشان

inner voice ضمیر کی آواز

advice مشورہ

4. I was upset. The advice to leave the patient unattended did not seem right. I knew that she had suffered from major neural damage, but she needed to be given a chance. An inner voice somewhere within me spoke, "Try once for her."

What do you infer about her professional skills from the expression, "Try once for her"?

میں پریشان ہو گئی۔ مریضہ کو بغیر دیکھ بھال کے چھوڑ دینے کا مشورہ درست معلوم نہیں ہوتا تھا۔ میں جانتی تھی کہ اسے بہت بڑا اعصابی نقصان برداشت کرنا پڑا تھا، مگر اُس کو ایک موقع دینے کی ضرورت تھی۔ میرے اندر کہیں سے ایک آواز نے کہا "ایک دفعہ اس کے لیے کوشش کرو"۔

Paragraph # 5

closely بغور

utter surprise انتہائی حیرت

remarked رائے زنی کی

think سوچنا

doctor in charge نگران ڈاکٹر

of her own خود

case بیماری/حالت/مریض

to make mind پختہ ارادہ کرنا

5. I went to the senior nurse and told her that I wanted to help this patient and work with her more closely. The senior nurse looked at me with utter surprise and remarked that she had orders from the doctor in-charge to shift her to the general ward. The doctors thought that she was a hopeless case and the bed must be spared for other patients. I was shocked to hear this. The patient's family also requested me to help them fight the case. Something needed to be done. I could not leave my patient fighting a lost battle on her own. I made up my mind to risk my career and help the patient. I requested the senior doctors to allow me attend this young helpless patient. Somehow, I was able to make the patient stay in the ICU.

Identify kinds of noun used in the text.

میں سینئر نرس کے پاس گئی اور اُسے بتایا کہ میں اِس مریضہ کی مدد کرنا چاہتی ہوں اور بغور اس کے لیے کام کرنا چاہتی ہوں۔ سینئر نرس نے انتہائی حیرت سے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اُس کے پاس نگران ڈاکٹر کی طرف سے حکم ہے کہ اِسے جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا جائے۔ ڈاکٹرز کی رائے ہے کہ وہ ایک ناقابل علاج مرض ہے اور بستر کو دوسرے مریضوں کے لیے خالی کروالینا چاہیے۔ مجھے یہ سن کر صدمہ ہوا۔ مریضہ کے خاندان نے بھی مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی بیماری کے خلاف جدوجہد کرنے میں ان کی مدد کروں، کچھ کرنے کی ضرورت تھی۔ میں اپنی مریضہ کو خود ایسی کوشش کرنے کے لئے جس میں کامیابی کی بہت کم امید تھی تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ میں نے اپنے کیریئر کو خطرے میں ڈالنے اور مریضہ کی مدد کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ میں نے سینئر ڈاکٹرز سے التجا کی کہ وہ مجھے اس نوجوان ناقابل علاج مریضہ کی دیکھ بھال کرنے کی اجازت دیں۔ کسی نہ کسی طرح میں مریضہ کو آئی-سی-یو میں ٹھہرانے کی اہل ہو گی۔

Paragraph # 6

continued جاری رکھنا

miserable state انتہائی بری حالت

justify جواز پیش کرنا

stanc موقف

gradually دھیرے دھیرے

thrill خوشی سے جذبات کی لہر دوڑنا

6. I continued to work on Hira. But she was not making much recovery. I felt as helpless as she was to see her lie on bed in a miserable state. Could I be able to justify my stance before the senior doctors? I did not lose hope. I continued to work with patience and kept doing exercises with her. Gradually, I could see her making a slight recovery. One day, I was thrilled to see, she lifted her little finger. All was not lost!

میں نے حِرا کی دیکھ بھال جاری رکھی۔ تاہم وہ بہت زیادہ صحت یاب نہیں ہو رہی تھی۔ میں اُسے بستر پر بُری حالت میں پڑا ہوا دیکھ کر اتنا ہی بے بس محسوس کرتی تھی جتنا کہ وہ کرتی تھی۔ کیا میں سینئر ڈاکٹروں کے سامنے اپنے موقف کا جواز پیش کرنے کے قابل ہو سکوں گی؟ میں نے امید نہیں کھوئی۔ میں نے صبر کے ساتھ کام کرنا جاری رکھا اور اس پر ورزش آزماتی رہی۔ دھیرے دھیرے، میں اسے تھوڑا سا روبہ صحت ہوتے دیکھ سکتی تھی۔ ایک دنوں سے اپنی چھوٹی انگلی اٹھاتے ہوئے دیکھ کر مجھ میں خوشی سے جذبات کی لہر دوڑ گئی۔ سب کچھ ضائع نہیں ہوا تھا۔

Paragraph # 7 & 8

training course تربیتی کورس
possible ممکن
attempt کوشش
good اچھا/لائق
freezed to the ground زمین میں گڑ گئے
popping تیزی سے آ رہے
gentle pat ہلکی سی تھپکی
hug پیار سے گلے لگانا
crippled life لولی لنگڑی زندگی

7. I was sent on a three months training course to Karachi. I made all possible attempts to leave my patient in good hands. I returned after three months to see my patient's bed taken up by another. My feet froze to the ground. I did not have the courage to ask, "What happened?"

8. As I stood near the bed with several questions popping in my mind, I felt a gentle pat on my shoulder. I turned around and see a young woman, smiling at me. "Are you looking for your patient?" she said and gave me a big hug. "Thank you for everything you did! I know you did not allow them to make me lead a crippled life."

مجھے تین ماہ کے ٹریننگ کورس پر کراچی بھیج دیا گیا۔ میں نے تمام ممکنہ کوششیں کیں کہ میں اپنی مریضہ کو لائق ہاتھوں میں چھوڑ کر جاؤں۔ میں تین ماہ کے بعد اپنی مریضہ کے بستر کو دیکھنے کے لئے آئی۔ اِس بستر پر کوئی اور آچکا تھا۔ میرے پاؤں زمین میں گڑ گئے۔ مجھ میں یہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی "کیا ہوا؟" جب میں اِس بستر کے پاس کئی سوالات لیے کھڑی ہوئی جو میرے ذہن میں تیزی کے ساتھ اٹھ رہے تھے تو میں نے اپنے کندھے پر ہلکی سی تھپکی محسوس کی۔ میں ایک نوجوان عورت کو جو مجھ پر مسکرا رہی تھی دیکھنے کے لئے پیچھے گھومی۔ "کیا تم اپنی مریضہ کو تلاش کر رہی ہو؟" اِس نے کہا اور بڑے پیار سے گلے لگایا۔ "ہر اُس بات کے لئے تمہارا شکریہ جو تم نے میرے لئے کی۔ میں جانتی ہوں آپ نے ان کو مجھے ایک لولی لنگڑی زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں دی"۔

Paragraph # 9

still بے حس و حرکت

come آنا

big smile فراخ مسکراہٹ

recognize پہچاننا

crutch بیساکھی

motion حرکت

efforts bore fruit کوششیں رنگ لائیں

Allah Almighty قادر مطلق

9. I stood still, until her family came around with big smiles on their faces. Thanks to Allah, she was my patient, standing and walking on her own feet. I could not recognize her without the machinery and tubes around her body. She walked on crutches, which she would leave in a few months. I was glad that my efforts bore fruit. But most of all, I was happy that Allah Almighty had helped me win a lost battle.

میں بے حس و حرکت کھڑی تھی یہاں تک کہ اُس کا خاندان چہروں پر فراخ دلانہ مسکراہٹیں لیے میرے ارد گرد آ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ وہ میری مریضہ کھڑی تھی اور خود اپنے پاؤں پر چل رہی تھی۔ میں اُسے اس کے جسم پر ہر طرف (لپٹی) ہوئی مشینری اور ٹیوبز کے بغیر پہچان نا سکی۔
وہ بے ساکھیوں (کے سہارے) چلتی تھی جن کو وہ چند مہینوں میں چھوڑ دے گی۔ میں بہت خوش تھی کہ میں نے اس پر وہ ورزشیں آزمائی تھی جو اس کے اعضاء کو متحرک کر رکھ سکیں۔ میں خوش تھی کہ میری کوششیں بار آور ہوئیں۔ مگر سب سے زیادہ اِس بات پر خوش تھی کہ اس قادر مطلق نے ایسے کام میں میری مدد کی تھی جس میں کامیابی کی امید نہ ہونے کے برابر تھی۔

Paragraph # 10

considerable قابل ذکر
Bond بندھن
friendship دوستی
gratitude شکر گزاری
sense حس
towards کی طرف
humble انکساری محسوس کرنا
renewed strength دوبارہ سے نئی قوت
enter into کا حصہ بننا

10. She and her family had entered into a considerable bond of friendship with me. I was humbled by their sense of gratitude towards me. I felt a sense of renewed strength in me. 'Where there is a will there is a way.' I was proud to be a nurse.

وہ اور اُس کا خاندان میرے ساتھ دوستی کے ایک قابل ذکر بندھن میں بندھ چکے تھے۔ میرے متعلق ان کی شکر گزاری کی حس کی وجہ سے میں انکساری محسوس کرنے لگی۔ میں نے اپنے آپ میں دوبارہ سے ایک نئی قوت محسوس کی۔ "جہاں چاہ وہاں راہ" (کوشش کی جائے تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے)۔ مجھے نرس ہونے پر فخر تھا۔

Lesson No: 9

ALL IS NOT LOST

Q: Why did the nurse ask Hira's sister to come and talk to her?

A: Hira had severe bus-accident. She had received severe head and spinal injuries. The nurse tried to do several exercises on her lifeless arms but in vain. She made her younger sister to come and talk to her, thinking that her voice might activate her sister's nearly dead neurons and brain.

Q: Why did the nurse disagree with the doctor's point of view?

A: The nurse did not agree with the doctor's point of view that Hira was hopeless case and would never walk again in life, thinking that it was unwise to leave a patient unattended. Life is very precious, a chance should be given to a patient.

Q: Why did the nurse ask herself the question "Was it worthwhile to oppose and fight the decision of senior and more qualified surgeons?

A: The patient was a hopeless case in the eyes of the surgeons and they wanted to get the bed cleared for other patients. The nurse requested the senior doctors to let her stay in the I.C.U. and allow her to attend to the patient. Her request was conceded to. She had risked her career for a hopeless case. She also thought it would not be worthwhile to oppose the senior surgeons, if the patient could not walk on her own feet.

Q: Describe some qualities of the personality of the nurse in the story.

A: She is a beginner in the profession of nursing. She is working in the I.C.U. of the neurology. She is very sincere to her profession. She is a kind-hearted that she feels the pain of the injured. She is a wise nurse and uses every kind of devices to make patient recover. She is an optimist. She is always ready to fight a lost war. She is proud of her profession.

Q: Why did the Nurse say: "where there is a will, there is a way"?

A: She said so because she proved it practically that a hopeless patient could be cured if you are willing to fight a lost war. If there is no will, there is no way.

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 10

DRUG ADDICTION

Paragraph # 1

forms شکلیں	dangerous خطرناک
absolute مکمل	long term لمبے عرصے تک
cause باعث	permanent مستقل
sickness بیماری	substance شے
risky خطرناک	disturbance انتشار
heroin ہیروئن	marijuana منشیات کی قسم
valium نشہ آور گولی	cocaine منشیات کی ایک قسم
alcohol شراب	

1. Drug addiction is a common problem all over the world today. There are many forms of drug addiction, but the most dangerous of all is the absolute dependence on it. Long-term use of drugs causes permanent mental and physical sickness. Some kinds of drugs that cause disturbance of mind and body are heroin, marijuana, tobacco, valium, cocaine and alcohol.

> Are the drug addicts aware of the dangers of drugs?

آج کل نشے کی لت دنیا بھر میں ایک عام مسئلہ ہے۔ نشے کی لت کی کئی صورتیں ہیں لیکن سب سے زیادہ خطرناک صورت اِن پر مکمل انحصار ہے۔ نشہ آور ادویات کا لمبے عرصے تک استعمال مستقل ذہنی اور جسمانی بیماری کا باعث بنتا ہے۔ جتنی زیادہ خطرناک شے استعمال کی جاتی ہے یہ اتنی ہی زیادہ خطرناک بن جاتی ہے۔ اِس کا مسلسل استعمال اِس نشہ آور دوا پر مکمل انحصار کا باعث بنتا ہے۔ نشہ آور ادویات کی کچھ اقسام جو دماغ اور جسم میں خلل پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں وہ ہیروئن، حشیش، تمباکو، والیم، کوکین اور الکوحل ہیں۔

Paragraph # 2

influence اثرڈالنا
trouble تکلیف دینا
domestic گھریلو
background پس منظر
adventure مہم
addiction عادت ہونا
discontented غیر مطمئن
Seek جستجو کرنا
escape فرار ہونا
responsibilities ذمہ داریاں

2. Drug addiction is caused by the environmental factors. A few important environmental factors that may cause drug addiction are bad peer influence and troubled domestic background. When young people remain in bad company and do experiments in the name of adventure, they may fall a prey to addiction. The people who are dissatisfied and discontented with their lives may also resort to drug addiction in order to seek an escape from responsibilities of life.

Which environmental factors are responsible for drug addiction?

نشے کی لت کے اسباب ماحولیاتی عوامل ہیں۔ کچھ اہم ماحولیاتی عوامل جو نشے کی لت کا سبب بن سکتے ہیں وہ ہم عمر لوگوں کے بُرے اثرات اور پریشان کن گھریلو پسِ منظر ہے۔ جب نوجوان لوگ بُری صحبت میں رہتے ہیں اور تجربات کے نام پر مہم جوئی کرتے ہیں وہ نشے کی لت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی زندگی سے ناخوش اور غیر مطمئن ہوتے ہیں وہ منشیات کی طرف زندگی کی ذمہ داریوں سے فرار حاصل کرنے کے لئے اِس کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

Paragraph # 3

Measure اقدام
regard خیال کرنا
rehabilitation بحالی
recovery بحالی صحت
Taboo ممنوع
embarrassed ہراساں کیا
outcast خارج/بے یارومددگار
treatment علاج
counselling مشورہ
lack قلت/کمی

3. The most important measure to be taken in this regard is the rehabilitation and recovery of a drug addict. In many countries, including Pakistan, addicts, their families and friends consider it a taboo to share their problem with others. They feel embarrassed to talk about it for fear of being declared an outcast. This not only makes the cure difficult but in most of the cases the addicts die due to lack of timely treatment and counselling.

سب سے اہم اقدام جو اِس سلسلے میں کیا جاتا ہے وہ نشئی کا علاج اور صحت کی بحالی ہے۔ بہت سے ممالک میں جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ نشئی، اُن کے خاندان اور دوست دوسروں سے اپنے مسائل کے متعلق بات چیت کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ وہ اِس ڈر سے اِس کے بارے میں بات کرنے سے پریشان ہوتے ہیں کہ کہیں اُن کو برادری سے باہر نہ کر دیا جائے۔ یہ نہ صرف علاج کو مشکل بنا دیتا ہے بلکہ بہت ساری حالتوں میں نشئی بر وقت علاج نہ ہونے اور پیشہ وارانہ رائے کے بغیر مر جاتے ہیں۔

Paragraph # 4

rehabilitation بحالی صحت	control قابو
strictly سختی سے	supervise دیکھ بھال کرنا
victims شکار	complete مکمل
guidance رہنمائی	therefore تاہم
available میسر	identification شناخت
Cooperation تعاون	Sufferers متاثرین

4. Rehabilitation centres are the best places for the recovery process of the addicts. Complete medical support and guidance is provided to these people in these centres. Drug abusers, therefore, must be taken to proper and certified rehabilitation centres where proper treatment and cure is available for them. However, this requires rapid identification of the problem of drug addiction and full cooperation of the victims with the team of these centres.

What treatment is available at the rehabilitation centres for drug victims?

3. The most important measure to be taken in this regard is the rehabilitation and recovery of a drug addict. In many countries, including Pakistan, addicts, their families and friends consider it a taboo to share their problem with others. They feel embarrassed to talk about it for fear of being declared an outcast. This not only makes the cure difficult but in most of the cases the addicts die due to lack of timely treatment and counselling.

سب سے اہم اقدام جو اِس سلسلے میں کیا جاتا ہے وہ نشئی کا علاج اور صحت کی بحالی ہے۔ بہت سے ممالک میں جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ نشئی، اُن کے خاندان اور دوست دوسروں سے اپنے مسائل کے متعلق بات چیت کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ وہ اس ڈر سے اِس کے بارے میں بات کرنے سے پریشان ہوتے ہیں کہ کہیں اُن کو برادری سے باہر نہ کر دیا جائے۔ یہ نہ صرف علاج کو مشکل بنا دیتا ہے بلکہ بہت ساری حالتوں میں نشئی بروقت علاج نہ ہونے اور پیشہ وارانہ رائے کے بغیر مر جاتے ہیں۔

Paragraph # 4

rehabilitation بحالی صحت	control قابو
strictly سختی سے	supervise دیکھ بھال کرنا
victims شکار	complete مکمل
guidance رہنمائی	therefore تاہم
available میسر	identification شناخت
Cooperation تعاون	Sufferers متاثرین

4. Rehabilitation centres are the best places for the recovery process of the addicts. Complete medical support and guidance is provided to these people in these centres. Drug abusers, therefore, must be taken to proper and certified rehabilitation centres where proper treatment and cure is available for them. However, this requires rapid identification of the problem of drug addiction and full cooperation of the victims with the team of these centres.

> What treatment is available at the rehabilitation centres for drug victims?

serious سنجیدہ

society معاشرہ

almost تقریباً

undergo عمل سے گزرنا

poverty غربت

wipe out ختم کرنا

firmly مضبوطی سے

6. Drug addiction is really a very serious threat to any society. In Pakistan alone, there are almost five million drug addicts. Addicts undergo numerous economic, social and health problems. The governments all over the world have been trying to eliminate drug addiction from society but still more efforts are needed to completely wipe it out. This can only be made possible if the people become increasingly aware of the threats that drugs pose. They should vow firmly to live a healthy and meaningful life.

نشے کی لعنت کسی بھی معاشرہ کے لیے حقیقت میں ایک بہت ہی سنگین خطرہ ہے۔ صرف پاکستان ہی میں تقریبا پچاس لاکھ نشے کے عادی لوگ موجود ہیں۔ نشئیوں کو معاشی، سماجی اور صحت کے بہت سے مسائل جھیلنا پڑتے ہیں۔ دنیا بھر کی حکومتیں معاشرہ سے نشے کی لعنت کا صفایا کرنے کے لئے کوشش کرتی رہی ہیں مگر ابھی اِس کا مکمل طور پر صفایا کرنے کی مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ یہ صرف اِسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر لوگوں کو نشہ آور ادویات کے خطرات کا اندازہ ہو جائے اور وہ مضبوطی سے یہ عہد کر لیں کہ وہ صحت منداور بامعنی زندگی بسر کریں گے۔

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 11

NOISE IN THE ENVIRONMENT

Paragraph # 1

pollution آلودگی
define تعریف کرنا
form شکل
disrupt ناکارہ کرنا/خلل ڈالنا
normal عام
functioning کارگزاری
uncheck روک تھام نہ کرنا
serious سنگین
effects اثرات

1. Noise pollution is defined as any form of noise that disrupts the normal functioning of life. If left unchecked, it can have serious effects on the mind and body of humans.

What is normal functioning and how is it disrupted?

شور کی آلودگی کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ شور کی کوئی بھی شکل جو زندگی کی عام کارگزاری کے تسلسل کو منقطع کرتی ہو۔ اگر اِس کو روک تھام کیے بغیر چھوڑ دیا جائے تو اِس کے انسانوں اور جانوروں کے دِل و دماغ پر سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

Paragraph # 2

source ذریعہ
discomfort بے چینی
stress دباؤ
nuisance تکلیف دہ
urban شہری
area علاقہ

environmental ماحولیاتی

protection تحفظ

claim دعویٰ کرنا

level سطح

instance مثال

maximum زیادہ سے زیادہ مقدار

acceptable تسلی بخش

mental ذہنی

physical جسمانی

at stake خطرے میں

2. Noise pollution is one of the biggest source of discomfort, stress and nuisance in Pakistan. In urban areas and big cities, noise pollution has reached to a dangerous level. For instance, a survey by the Punjab Environmental Protection Agency claims that the level of noise in Lahore has reached 91 decibels whereas a maximum of 75 decibels is acceptable. This means that the mental and physical health of so many people is already at risk.

شور کی آلودگی پاکستان میں بے چینی، کھنچاؤاور برہمی کے سب سے زیادہ بڑے ذرائع میں سے ایک ہے۔ شہری علاقوں اور بڑے شہروں میں شور کی آلودگی خطرناک سطح تک پہنچ چکی ہے۔ مثال کے طور پر، تحفظ ماحول ایجنسی پنجاب کا: ایک سروے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ لاہور میں شور کی آلودگی 91 ڈیسیبل تک پہنچ چکی ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ 75 ڈیسیبل قابل قبول ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہوا کہ اتنے زیادہ لوگوں کی جسمانی اور ذہنی صحت پہلے سے ہی خطرے میں ہے۔

Paragraph # 3

transportation نقل و حمل

construction تعمیر

sites جگہیں

appliances آلات

pattern نمونہ/مثال

mode انداز/طریقہ

vehicle گاڑی

stressful تکلیف دہ

community طبقہ/گروہ

population آبادی

growth افزائش

development ترقی

vehicular گاڑیوں کی

multiply ضرب دینا

immense بہت زیادہ

unwarranted ناجائز

honking ہارن کا شور

residential رہائشی

expose کھلا چھوڑنا

resident رہائشی

permanent مستقل

unavoidable جس سے بچا نہ جاسکے

3. The major causes of noise pollution in Pakistan are traffic on roads, construction sites, careless use of electronic appliances and loud speech patterns. Noise coming from different modes of transport, i.e. vehicles, airplanes, trains, ships, proves to be highly stressful for human communities. With the population growth and development in urban areas, the vehicular traffic has also multiplied. This has given rise to noise pollution, largely in the form of unwarranted honking by drivers. Also, the mushroom growth of residential colonies near airports and railway stations has exposed residents to permanent and unavoidable source of noise pollution.

> Identify topic sentences, supporting sentences and concluding sentences of the paragraphs.

پاکستان میں شور کے آلودگی کی سب سے بڑی وجوہات سڑک کے تعمیراتی مقامات، برقی آلات کا لاپرواہی سے استعمال اور بلند تقاریر کے طور طریقے ہیں۔ٹرانسپورٹ جو گاڑیوں، ہوائی جہازوں، ریل گاڑیوں اور بحری جہازوں پر مشتمل ہے اِن سے مختلف انداز سے آتا ہوا شور انسانی گروہوں کے لئے بہت ہی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ شہری علاقوں میں آبادی میں اضافے اور ترقی سے گاڑیوں کی ٹریفک میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔اس نے زیادہ تر ڈرائیوروں کے ناجائز ہارنوں کے شور کی شکل میں شور کی آلودگی میں بہت زیادہ اضافہ کیا ہے۔ ہوائی اڈوں اور ریلوے اسٹیشن کے قریب رہائشی کالونیوں میں بہت زیادہ اضافے نے بھی رہائشیوں کو شور کی آلودگی کے مستقل اور ناگزیر ذرائع کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔

Paragraph # 4

time consuming وقت لیوا	piercing تیز اور چبھنے والی
equipment سازوسامان	disturb پریشان کرنا
grilling ناک میں دم کرنا	fatigue تھکن

4. Another source of noise pollution in urban areas is the work on construction sites. Construction work in urban areas is usually slow and time-consuming. The use of transport and equipment at construction sites, its grilling and piercing sound is a big source of noise pollution. It not only disturbs the

general public but also affects the construction workers by causing mental fatigue.

شہری علاقوں میں شور کی آلودگی کا ایک اور ذریعہ تعمیراتی جگہوں پر ہونے والا کام ہے۔ شہری علاقوں میں تعمیراتی کام عموماً آہستہ اور وقت لیوا ہوتا ہے۔ ٹرانسپورٹ اور آلات جو تعمیراتی جگہوں پر استعمال ہوتے ہیں اِن کی سخت اور چیرنے والی آواز شور کی آلودگی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف عام لوگوں کو پریشان کرتا ہے بلکہ تعمیراتی کاریگروں کو ذہنی تھکن دے کر متاثر بھی کرتا ہے۔

Paragraph # 5

irritant برہم کرنے والا

unmonitored use بلا جانچ پڑتال کے استعمال

pollutants آلودگی پیدا کرنے والے

excessively بے حد

ill at ease بے آرام

Civic شہری

5. Use of technology is another cause of noise pollution. For example, unmonitored use of mobile phones, electricity generators, music systems and TV, all become irritants from time to time. People usually do not switch off their mobiles or put them on silent modes when they enter offices, hospitals, schools and colleges. They also use electricity generators excessively in residential areas and put other residents ill at ease. Moreover, listening to loud music or TV on a loud volume is another source of noise pollution. For this, people need to develop some civic responsibility so that others may not be in trouble because of their careless actions.

> How does technology increase noise pollution? What are technology-based irritants?

ٹیکنالوجی کا استعمال شور کی آلودگی کی ایک دوسری وجہ ہے۔ مثال کے طور پر موبائل فون، بجلی کے جنریٹر، میوزک سسٹم اور ٹی۔وی کا بے حد استعمال وقتاً فوقتاً پریشان کن بن جاتے ہیں۔ لوگ عموماً جب دفاتر، ہسپتالوں سکولوں اور کالجوں میں داخل ہوتے ہیں وہ اپنے موبائل بند نہیں کرتے یا اسے سائلینٹ موڈ پر سیٹ نہیں کرتے (خاموش نہیں رکھتے)۔ وہ رہائشی علاقوں میں بھی بجلی کے جنریٹروں کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں اور دوسرے رہائشیوں کو بے آرام کر دیتے ہیں۔ مزید برآں، تیز میوزک کا سننا ٹی۔وی لاؤڈ والیم پر دیکھنا شور کی آلودگی کا ایک اور ذریعہ ہے۔ اِس کے لیے لوگوں کو (خود میں) کچھ شہری ذمہ داری پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے اُن کے اِن لاپرواہ افعال کی وجہ سے تکلیف میں نہ پڑیں۔

Paragraph # 6

damage نقصان
negative impact منفی اثر
biological stresser حیاتیاتی دباوڈالنے والا
cause وجہ
condition حالت
aggression جارحیت
hypertension نارمل سے زیادہ خون کا دباؤ
high stress بہت زیادہ دباؤ
depression افسردگی
insomnia بے خوابی
anxiety کرب
bad temper بدمزاجی
emotional stress جذباتی دباؤ
in addition مزید برآں
concentration یکسوئی
distract توجہ ہٹانا
tension کھنچاؤ

6. Noise pollution causes not only environmental damage but it also has a negative impact on human health. It can cause aggression, hypertension, high stress levels, hearing loss, restlessness, depression and insomnia. Insomnia can further lead to anxiety, bad temper and emotional stress. In addition, noise pollution can seriously affect the learners, it gives them unnecessary mental and physical tension.

What are the harmful effects of noise pollution on human health?

شور کی آلودگی نہ صرف ماحولیاتی نقصان کا باعث بنتی ہے بلکہ یہ انسانی صحت پر منفی اثر بھی رکھتی ہے۔ یہ جارحیت، فشار خون، دباؤ کا بلند لیول، سماعت کا نقصان، بے چینی، افسردگی اور بے خوابی کا باعث بن سکتا ہے، بے خوابی مزید کرب، بدمزاجی اور جذباتی دباؤ پر منتج ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، شور کی آلودگی طالبعلم کی پڑھائی پر بُری طرح اثرانداز ہو سکتی ہے۔ یہ انہیں غیر ضروری ذہنی اور جسمانی کھنچاؤ دیتی ہے۔

Paragraph # 7

dire سخت
bring down کم کرنا
gear up تیز کرنا
utilize استعمال کرنا
recommend مشورہ دینا
commercial تجارتی
figure ہندسہ
enforce عمل درآمد کروانا

ensure یقین دلانا

smooth ہموار

flow بہاؤ

block راستہ روکنا

emit خارج کرنا

barrier رکاوٹ

expedite تیز کرنا

minimize کم سے کم کرنا

frame بنانا

agents عوامل

discourage حوصلہ شکنی کرنا

management بندوبست

7. In Pakistan, there is a dire need to bring down the noise levels, coming from different sources. The government must gear up and utilize various means to control unwarranted noise levels. For example, the Punjab Environment Protection Agency recommends around 55 decibels of noise level in residential colonies and 75 decibels in commercial areas. These figures must be strictly enforced by the government. Furthermore, the government should ensure smooth traffic flow, block noise emitting vehicles from roads, use noise barriers where necessary, and expedite construction work to minimize noise pollution. Also, the residential societies should come forward to frame and enforce rules in their areas to check unnecessary noise producing agents.

Offices, hospitals and academic institutions should strictly prohibit the use of mobile phones for better noise management. Moreover, people should be discouraged to speak loudly in these areas.

پاکستان میں شور کے لیول کو جو مختلف ذرائع سے آرہا ہے کو کم کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کہ ناجائز لیولز کو قابو میں رکھنے کے لیے حکومت کو تیزی دکھانی چاہیے اور مختلف ذرائع استعمال کرنے چاہیے۔ مثال کے طور پر پنجاب تحفظ ماحول ایجنسی سفارش (تجویز) کرتی ہے کہ رہائشی کالونیوں میں شور کا لیول 55 ڈیسیبل کے ارد گرد اور تجارتی علاقوں میں 75 ڈیسیبل ہو۔ اِن اعداد پر حکومت کو سختی سے عملدرآمد کروانا چاہیے۔ مزید برآں، حکومت کو ٹریفک کے بلا رکاوٹ بہاؤ کو یقینی بنانا چاہیے۔ شور خارج کرنے والی گاڑیوں کا سڑکوں پر آنا روک دے، جہاں ضروری ہو وہاں نوآیز بیریئر کا استعمال اور شور کی آلودگی کو کم سے کم کرنے کے لئے تعمیراتی کاموں میں تیزی لائے۔ رہائشی سوسائٹیوں کو بھی آگے بڑھنا چاہیے قواعد وضوابط بنائیں اور انہیں اپنے علاقوں میں غیر ضروری شور پیدا کرنے والے عوامل کی جانچ پڑتال کے لیے لاگو کریں۔ شور کے بہتر بندوبست کے لیے دفاتر، ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کو اپنے اپنے کیمپس پر موبائل فونز کے استعمال کی سختی سے ممانیت کرنی چاہیے۔ مزید برآں لوگوں کی اپنے علاقوں میں اونچی آواز میں بولنے کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

Paragraph # 8

pollution آلودگی
serious سنگین
issue مسلہ
local مقامی
state level ریاستی سطح
develop ترقی دینا
awareness آگاہی
dangerous impact خطرناک اثرات
human health انسانی صحت
acquire حاصل کرنا
Civic sense شہری سوجھ بوجھ
responsible attitude ذمہ دارانہ رویہ
avoid بچنا
unnecessary غیر ضروری

8. Noise pollution is a serious issue and needs attention at local and state level. People must develop awareness about the dangerous impact of noise on human health. It is, therefore, a need to acquire more civic sense and responsible attitude to avoid the unnecessary use of noise pollution irritants in the environment. Only then our country would be a much quieter and peaceful place to live in.

How can we cope with the serious issue of noise pollution?

شور کی آلودگی ایک سنگین مسئلہ ہے اور اِس پر مقامی اور ریاستی سطح پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو شور کے انسانی صحت پر خطرناک اثرات کے بارے میں بہت زیادہ آگاہی حاصل کرنی چاہیے۔ اِس ماحول میں شور کے پریشان کن، غیر ضروری استعمال سے بچنے کے لئے بہت زیادہ شہری سوجھ بوجھ اور ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف اِس صورت میں ہمارا ملک رہنے کے لیے زیادہ پُر سکون اور پُرامن جگہ ہو گی۔

9th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 12

THREE DAYS TO SEE

Paragraph # 1

excellent شاندار
emphasize زور دینا
Vigour جوش
appreciation تعریف
stretch پھیل جانا
epicurean لذت طلب
certainty یقینی
death موت
attitude رویّہ
sharply تیزی سے
keenness شوق
often اکثر
Panorama گردوپیش کے مناظر
chastened نفس کشی کرنا
impending سرپر کھڑی

1. Sometimes, I have thought that it would be an excellent rule to live each day as if we die tomorrow. Such an attitude would emphasize sharply the values of life. We should live each day with gentleness, vigour, and a keenness of appreciation which is often lost when time stretches before us in the constant panorama of more days and months and years to come. There are those, of course, who would adopt the epicurean motto of "eat, drink, and be merry" but most people would be chastened by the certainty of impending death.

> How can you relate the underlined phrase with this paragraph?

بعض اوقات میں نے یہ سوچا ہے کہ زندگی کا ہر دن ایسے انداز میں گزارا جائے جیسا کہ ہم نے کل مر جانا ہے یہ ایک شاندار اصول ہوگا ایسا رویہ بڑی تیزی سے زندگی کی اقدار کی اہمیت (سمجھنے) پر زور دے گا۔ ہمیں ہر دن شائستگی، ولولے اور قدردانی کے ذوق شوق میں گزارنا چاہیے جو اکثر (اس وقت) کھو جاتا ہے جب وقت ہمارے سامنے مسلسل منظر کی صورت میں آنے والے دنوں، مہینوں اور سالوں پر پھیل جاتا ہے۔ یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جن کا عیش کوشی کے مقولے "کھاؤ، پیو اور موج اڑاؤ کو اپنائیں گے مگر زیادہ تر لوگ سر پر کھڑی موت کے یقین سے نفس کشی اختیار کریں گے۔

Paragraph # 2

doomed آفت زدہ

minute لمحہ

fortune قسمت

permanent مستقل

values اقدار

sweetness مٹھاس

usually عام طور پر

stroke ضرب

Sense عقل

spiritual روحانی

appreciative قدردان

2. In stories, the doomed hero is usually saved at the last minute by some stroke of fortune, but almost always his sense of values is changed. He becomes more appreciative of the meaning of life and its permanent spiritual values. It has often been noted that those who live, or have lived, in the shadow of death bring a mellow sweetness to everything they do.

کہانیوں میں تباہ حال ہیرو اکثر اوقات آخری لمحات میں حُسنِ اتفاق سے بچ جاتا ہے مگر اُس کی قدروں کی حس ہمیشہ تبدیل ہو جاتی ہے وہ زندگی کے مقصد اور اُس کی روحانی اقدار کا قدردان بن جاتا ہے اکثر یہ محسوس کیا گیا ہے کہ جو موت کے سائے میں جیتے ہیں یا جی چکے ہیں وہ ہلکی سی مٹھاس ہر چیز میں لے آتے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔

Paragraph # 3

perhaps غالباً

imagine تصور میں لانا

illustrate وضاحت کرنا

eyes آنکھیں

3. Perhaps I can best illustrate by imagining what I should most like to see if I were given the use of my eyes, say for just three days.

اگر مجھے اپنی آنکھوں کا استعمال صرف تین دن کرنے دیا جائے تو میں شاید اپنے تخیل میں بہتر طور پر واضح کر سکوں کہ مجھے سب سے زیادہ کیا دیکھنا پسند کرنا چاہیے۔

Paragraph # 4

kindness شفقت

gentleness شائستگی

companionship رفاقت

4. On the first day, I should want most to see the people whose kindness, gentleness and companionship have made my life worth living.

پہلے دن میں اُن لوگوں کو دیکھنا چاہوں گی جن کی شفقت، شائستگی اور مستقل رفاقت نے میری زندگی رہنے کے قابل بنا دی۔

Paragraph # 5

sight منظر

miracle معجزہ

thrilling ہیجان خیز

magnificent عظیم الشان

behold دیکھنا

sleeping Earth سوئی ہوئی زمین

awaken جگانا

arise اٹھنا

5. The next day – the second day of sight – I should arise with the dawn and see the thrilling miracle by which night is transformed into day. I should behold with awe the magnificent panorama of life with which the sun awakens the sleeping earth.

Why is the arising of the sun so special for the author?

اگلے دن (بصارت کے دوسرے دن) مجھے طلوعِ صبح کے ساتھ اٹھنا چاہیے اور ہیجان خیز معجزہ دیکھنا چاہیے کے باعث رات دن میں تبدیل ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا شاندار منظر کو احترام اور رعب سے دیکھنا چاہیے جیسے سورج سوئی ہوئی زمین کو بیدار کرتا ہے۔

Paragraph # 6

devote وقف کرنا
glimpse جھلک
kaleidoscopic عکس نما
museum عجائب گھر
hasty تیزی کا
pageant پر شکوہ
compressed دبایا ہوا

6. This day I should devote to a hasty glimpse of the world; past and present. I should want to see the pageant of man's progress, the kaleidoscopic of the ages. How can so much be compressed into one day? Through the museums, of course.

اِس دن کو مجھے دنیا کے ماضی اور حال کی تیزی سے جھلک دیکھنے کے لئے وقف کرنا چاہیے میں انسان کی ترقی کا ساکن و ساکت پر شکوہ منظر دیکھنا چاہوں گی (وہ منظر) مسلمانوں کا عکس نُما (سیر بین) ہے اتنا کچھ ایک دن میں کیسے سما سکتا ہے یقیناً عجائب گھر کے ذریعے!۔

Paragraph # 7

greet خوش آمدید کہنا
Discover دریافت کرنا
sure یقینی
sight منظر
anxious بے تاب
delights خوشیاں
miracle معجزہ
perfectly مکمل طور پر

7. The following morning I should greet the dawn, anxious to discover, new delights, for I am sure that, for those who have eyes which really see, the dawn of each day must be perfectly new revelation of beauty. This according to the terms of my miracle is to be my third and last day of sight.

What does the revelation of beauty mean to her?

اگلی صبح میں بڑی بے تابی کے ساتھ نئی خوشیوں کو دریافت کرنے کے لئے طلوع صبح کو خوش آمدید کہوں گی کیونکہ مجھے یقین ہے جن کے پاس آنکھوں کی نعمت ہے وہ واقعی دیکھ سکتی ہیں اُن کے لئے ہر دن کی صبح خوبصورتی کے نئے انکشاف کے ساتھ طلوع ہوگی یہ میرے تصوراتی معجزے کی شرائط کے مطابق میرا تیسرا اور دیکھنے کا آخری دن ہوگا۔

Paragraph # 8

waste ضائع کرنا	regret پچھتاوا
longing خواہش	devoted وقف کیا
animate زندہ اشیاء	inanimate بے جان اشیا
revealed عیاں کرنا	amid کے درمیان
haunt بار بار آنا	destination منزل

8. I shall have no time to waste in regret for longing; there is so much to see. The first day I devoted to my friends, animate and inanimate. The second revealed to me the history of man and nature. Today I shall spend in the workaday world of the present, amid the haunts of men going about the business of life. And where can one find so many activities and conditions of men as in New York? So the city becomes my destination.

Why has she no time to waste in longings?

میرے پاس خواہشات پر پچھتاوے کے لیے وقت نہ ہوگا۔ یہاں اتنا کچھ دیکھنے کو ہے۔ پہلا دن میں نے اپنی سہیلیوں، زندہ اور بے جان اشیاء کے لئے وقف کیا۔ دوسرے دن نے مجھ پر انسان اور قدرت کی تاریخ عیاں کی۔ آج کا دن میں حال کی دنیا کے کام میں گزاروں گی۔ جن ٹھکانوں پر لوگ کاروبار زندگی کے لیے ادھر ادھر جاتے ہیں۔ کیا کوئی انسان آدمیوں کی اتنی زیادہ سرگرمیوں اور حالات کے بارے میں جان سکتا ہے، جتنا نیویارک میں؟ اس لیے یہ شہر میری منزل بنتا ہے۔

Paragraph # 9

tested آزمایا	response جواب
recently حال ہی میں	Discover دریافت کرنا
returned واپس آئی	visited ملاقات کی
replied جواب دیا	observed مشاہدہ کیا

incredulous بے اعتقاد/شکی

convinced قائل کیا

9. Now and then I have tested my seeing friends to discover what they see. Recently, I was visited by a very good friend who had just returned from a long walk in the woods, I asked her what she had observed. "Nothing in particular," she replied. I might have been incredulous had I not been accustomed to such responses, for long ago I became convinced that the seeing see little.

کبھی کبھار میں نے اپنی بینا سہیلیوں کو یہ دریافت کرنے کے لیے آزمایا ہے کہ وہ کیا دیکھتی ہیں۔ حال ہی میں میری ایک سہیلی جو ابھی ابھی مجھ سے ملنے آئی جو جنگل سے چہل قدمی کے بعد واپس آئی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا "کچھ خاص نہیں" اس نے جواب دیا۔ شاید میں یقین نہ کرتی اگر میں ایسے جوابات کی عادی نہ ہوتی۔ عرصہ دراز سے میں اس چیز کی قائل ہو چکی تھی کہ دیکھنے والے بہت کم دیکھتے ہیں۔

Paragraph # 10

myself بذات خود

symmetry تناسب

Shaggy لمبے موٹے بالوں والا

smooth ہموار

birch صنوبر

hopefully پرامیدی سے

texture بناوٹ

convolutions بل دار

revealed عیاں ہونا

fortune قسمت

quiver کپکپی طاری ہونا

brook ندی

lush تازہ سبزہ

luxurious پرآسائش

through کے ذریعے

lovingly پیار سے

pine صنوبر کا درخت

skin چھال/جلد

awakening جگانے والا

delightful خوشی دینے والا

velvety مخملی

miracle معجزہ

occasionally کبھی کبھار

gently شفقت سے

delighted خوش کیا

open fingers کھلی انگلیاں

spongy اسپنج نما

finger tips انگلیوں کے پور

10. How was it possible, I asked myself, to walk for an hour in the woods and see nothing worthy of note? I, who cannot see, find hundreds of things to interest me through mere touch. I feel the delicate symmetry of a leaf. I pass my hands lovingly on the smooth skin of a silver birch, or the rough shaggy bark of a pine. In spring, I touch the branches of trees hopefully in search of a bud, the first sign of awakening Nature after her winter's sleep. I feel the delightful, velvety texture of a flower, and discover its remarkable convolutions; and something of the miracle of Nature is revealed to me. Occasionally, if I am fortunate, I place my hand gently on a small tree and feel the happy quiver of a bird in full song. I am delighted to have the cool waters of a brook rush through my open fingers. To me, a lush carpet of pine needles or spongy grass is more welcome than the most luxurious Persian rug. To me the pageant of seasons is <u>a thrilling and unending drama</u>, the action of which streams through my finger tips.

> What is the meaning of the underlined phrases?

میں نے اپنے آپ سے سوال کیا یہ کیسے ممکن تھا کہ جنگل میں ایک گھنٹہ چہل قدمی کی جائے اور کوئی قابل ذکر چیز نہ دیکھی جائے؟ میں جو دیکھ نہیں سکتی سینکڑوں چیزیں جن میں مجھے دلچسپی ہوتی ہے محض چھونے سے ڈھونڈ سکتی ہوں۔ میں پتے کی نازک بناوٹ محسوس کرتی ہوں۔ میں نقرئی برچ کے درخت کی ملائم پوست پر یا صنوبر (درخت) کی کھردری موٹے بالوں والی چھال پر پیار سے اپنا ہاتھ ہر طرف پھیر سکتی ہوں۔ میں موسم بہار میں پُر امیدی سے درختوں کی ٹہنیوں کو کونپل کی تلاش میں چھوتی ہوں جو موسم سرما کے بعد موسم بہار کی بیداری کی پہلی نشانی ہوتی ہے۔ میں پھول کی مسرّت بخش مخملی بناوٹ کو محسوس کرتی ہوں اور اس کے غیر معمولی پیچ و خم کو دریافت کرتی ہوں تو نیچر کا کچھ حصہ مجھ پر بھی آشکار ہو جاتا ہے۔
اگر کبھی کبھی میری قسمت یاور ہو تو میں نرمی سے ایک چھوٹے درخت پر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہوں اور میں پرندے کے بھرپور گانے کی خوش آئند تھرتھراہٹ محسوس کرتی ہوں۔ جب کسی آب جو ندی کا ٹھنڈا پانی میری کھلی انگلیوں میں سے تیزی سے گزرتا ہے تو میں خوش ہو جاتی ہوں۔ میرے لئے صنوبر کا کانٹے دار سرسبز و شاداب قالین یا اسفنجی گھاس ایک موٹی ایرانی چٹائی سے کہیں زیادہ خوش آئند ہے۔ میرے لئے موسموں کا ناٹکی ڈرامہ ایک پر ہیجان اور نا ختم ہونے والا ڈرامہ ہے جس کا عمل میری انگلیوں کی پوروں میں سے گزرتا ہے۔

Paragraph # 11

establish لازم کرنا
passes گزرتا ہے
course نصاب
awaken جگانا

compulsory ضروری　　unnoticed بغیر توجہ دیے

pupils شاگرد

11. If I were the president of a university, I would set up a course called "How to Use Your Eyes". The professor would try to show his pupils how they could add joy to their lives by really seeing what passes unnoticed before them. He would try to awaken their dormant and sluggish faculties.

> Explain the difference between facilities and opportunities.

اگر میں کسی یونیورسٹی کی صدر ہوتی تو میں یہ نصاب لازمی قرار دیتی کہ "اپنی آنکھوں کا استعمال کیسے کرنا چاہیے ؟پروفیسر صاحبان کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کو بتائیں کہ وہ کیسے اپنی زندگی کی خوشیوں میں اضافہ کریں۔جو حقیقی طور پر دیکھے بغیر اُن کی نظر سے گزر جاتی ہے۔اسے اُن کی سست اور خوابیدہ صلاحیتوں کو جگانے کی کوشش کرنی چاہیے۔